قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 2 جون 2020ء 10 شوال 1441 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 132

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝۲

(المائدہ: 02)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! عہدوں کو پورا کرو۔ تمہارے لئے مویشی چوپائے حلال قرار دیئے گئے سوائے اس کے جو تم پر پڑھا جاتا ہے۔ مگر شکار کو حلال قرار دینے والے نہ ہو جانا جبکہ تم اِحرام کی حالت میں ہو۔ یقیناً اللہ وہی فیصلہ کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

روزنامہ الفضل لندن آن لائن کے اجراء پر حضورانور کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’اس وقت میں ایک تو یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ روزنامہ الفضل کی ویب سائٹ انہوں نے شروع کی ہے اور اس کے بارے میں اعلان کروں گا ...الفضل کے 106 سال پورے ہونے پر لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا آغاز ہو رہا ہے اور یہ اخبار روزنامہ الفضل آج سے 106 سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اجازت اور دعاؤں کے ساتھ 18جون 1913ء کو شروع فرمایا تھا۔ قیامِ پاکستان کے بعد کچھ عرصہ لاہور سے شائع ہوتا رہا۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں یہ ربوہ سے نکلنا شروع ہوا۔ اس قدیم اردو روزنامہ اخبار کا لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا مؤرخہ 13 دسمبر 2019ء سے آغاز ہو رہا ہے۔ آج ان شاء اللہ تعالیٰ آغاز ہو جائے گا جو بذریعہ انٹرنیٹ دنیا بھر میں ہر جگہ بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہو گا۔ اس کی ویب سائٹ Alfa-zlonline.org تیار ہو چکی ہے اور پہلا شمارہ بھی اس پر دستیاب ہے۔ یہاں ہماری آئی ٹی کی جو مرکزی ٹیم ہے انہوں نے اس کے لیے بڑا کام کیا ہے۔

اس میں الفضل کی اہمیت اور افادیت کے حوالے سے بہت کچھ موجود ہے جو ارشاد باری تعالیٰ کے عنوان کے تحت قرآن کریم کی آیات بھی آیا کریں گی اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت احادیث نبویؐ بھی ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے اقتباسات بھی ہوں گے۔ اسی طرح بعض احمدی مضمون نگاروں کے مضمون اور دوسرے جو اہم مضامین ہیں وہ بھی ہوں گے۔ نظمیں بھی احمدی شعراء کی ہوں گی۔ یہ اخبار ویب سائٹ کے علاوہ ٹوئٹر پر بھی موجود ہے اور اینڈرائڈ (Android) کا ایپ (app) بھی بن گیا ہے۔ یہ کیونکہ اب روزانہ شروع ہو گیا ہے تو سوشل میڈیا کے ان ذرائع سے بھی اردو پڑھنے والے احباب کو استفادہ کرنا چاہیے اور اسی طرح مضمون نگار اور شعراء حضرات بھی اس کے لیے اپنی قلمی معاونت کریں تا کہ اچھے اور تحقیقی مضامین بھی اس میں شائع ہوں۔ اس ویب سائٹ میں روزانہ کے شمارہ کی پی ڈی ایف کی شکل میں امیج فائل بھی موجود ہو گی جس کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ ڈاؤن لوڈ بھی کیا جا سکے گا جو پرنٹ کی شکل میں پڑھنا چاہیں وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ بہرحال اس کا آج ان شاء اللہ آغاز ہو جائے گا۔ اسی طرح پیر کے روز اس میں خطبہ جمعہ کا مکمل متن جو ہے وہ شائع کیا جائے گا اور تازہ خطبے کا خلاصہ بھی بیان ہو جائے گا۔ تو ان شاء اللہ جمعے کے بعد اس کا افتتاح ہو جائے گا۔‘‘(خطبہ جمعہ مورخہ 13دسمبر 2019ء)

(بحوالہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن 2جنوری 2020ء)

فرمانِ رسول ﷺ

کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہئے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لے یعنی بسم اللہ پڑھے۔ اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ پڑھ لے۔

(ترمذی کتاب الاطعمۃ باب ماجاء فی التسمیۃ علی الطعام)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

ہمارے مذہب کا خلاصہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

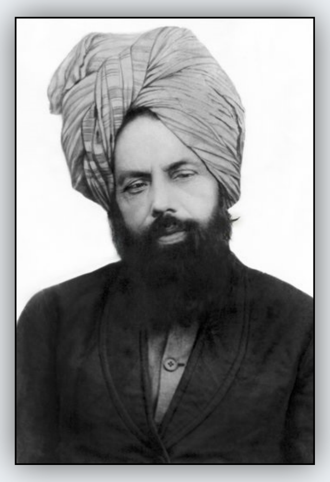

’’ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لبّ لباب یہ ہے کہ لاالٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور مُلحد اور کافر ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 169تا170)

دربارِ خلافت

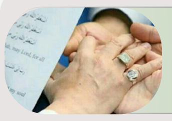

قرآن کریم کی عظمت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’اس زمانے میں قرآنِ کریم کی عظمت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس طرح واضح فرمایا ہے اور توریت کا موازنہ کرتے ہوئے آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ

’’یہ دعویٰ پادریوں کا سراسر غلط ہے کہ قرآن توحید اور احکام میں نئی چیز کونسی لایا جو توریت میں نہ تھی۔‘‘ فرمایا: ’’بظاہر ایک نادان توریت کو دیکھ کر دھوکہ میں پڑے گا کہ توریت میں توحید بھی موجود ہے اور احکام عبادت اور حقوق عباد کا بھی ذکر ہے۔ پھر کونسی نئی چیز ہے جو قرآن کے ذریعہ سے بیان کی گئی۔ مگر یہ دھوکہ اسی کو لگے گا جس نے کلام الٰہی میں کبھی تدبر نہیں کیا۔ واضح ہو کہ الٰہیات کا بہت سا حصہ ایسا ہے کہ توریت میں اس کا نام و نشان نہیں۔ چنانچہ توریت میں توحید کے باریک مراتب کا کہیں ذکر نہیں۔ قرآن ہم پر ظاہر فرماتا ہے کہ توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ ہم بتوں اور انسانوں اور حیوانوں اور عناصر اور اجرام فلکی اور شیاطین کی پرستش سے باز رہیں بلکہ توحید تین درجہ پر منقسم ہے۔ درجہ اوّل عوام کے لئے، یعنی ان کے لئے جو خدا تعالیٰ کے غضب سے نجات پانا چاہتے ہیں دوسرا درجہ خواص کے لئے، یعنی ان کے لئے جو عوام کی نسبت زیادہ تر قرب الٰہی کے ساتھ خصوصیت پیدا کرنی چاہتے ہیں اور تیسرا درجہ خواص الخواص کیلئے جو قرب کے کمال تک پہنچنا چاہتے ہیں۔‘‘

فرمایا: ’’اوّل مرتبہ توحید کا تو یہی ہے کہ غیر اللہ کی پرستش نہ کی جائے اور ہر ایک چیز جو محدود اور مخلوق معلوم ہوتی ہے خواہ زمین پر ہے خواہ آسمان پر ہے اس کی پرستش سے کنارہ کیا جائے‘‘ (بچا جائے)۔

’’دوسرا مرتبہ توحید کا یہ ہے کہ اپنے اور دوسروں کے تمام کاروبار میں مؤثرِ حقیقی خدا تعالیٰ کو سمجھا جائے‘‘ (یعنی نتیجہ پیدا کرنے والا، اثر ڈالنے والاحقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی ہے) ’’اور اسباب پر اتنا زور نہ دیا جائے جس سے وہ خدا تعالیٰ کے شریک ٹھہر جائیں۔ مثلاً یہ کہنا کہ زید نہ ہوتا تو میرا یہ نقصان ہوتا اور بکر نہ ہوتا تو میں تباہ ہو جاتا۔ اگر یہ کلمات اس نیت سے کہے جائیں کہ جس سے حقیقی طور پر زید و بکر کو کچھ چیز سمجھا جائے تو یہ بھی شرک ہے۔‘‘

فرمایا: ’’تیسری قسم توحید کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھانا اور اپنے وجود کو اس کی عظمت میں محو کرنا۔ یہ توحید توریت میں کہاں ہے؟ ایسا ہی توریت میں بہشت اور دوزخ کا کچھ ذکر نہیں پایا جاتا۔ اور شاید کہیں کہیں اشارات ہوں۔ ایسا ہی توریت میں خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کا کہیں پورے طور پر ذکر نہیں۔ اگر توریت میں کوئی ایسی سورۃ ہوتی جیسا کہ قرآن شریف میں قُلۡ ہُوَاللّٰہُ اَحَدٌ۔اَللّٰہُ الصَّمَدُ۔لَمۡ یَلِدۡ۔وَلَمۡ یُوۡلَدۡ۔وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ(الاخلاص: 2تا 5) ہے تو شاید عیسائی اس مخلوق پرستی کی بلا سے رک جاتے۔ ایسا ہی توریت نے حقوق کے مدارج کو پورے طور پر بیان نہیں کیا۔ لیکن قرآن نے اس تعلیم کو بھی کمال تک پہنچایا ہے۔ مثلاً وہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآءِ ذِی الۡقُرۡبٰی (النحل: 91) یعنی خدا حکم کرتا ہے کہ تم عدل کرو اور اس سے بڑھ کر یہ کہ تم احسان کرو اور اس سے بڑھ کر یہ کہ تم لوگوں کی ایسے طور سے خدمت کرو جیسے کوئی قرابت کے جوش سے خدمت کرتا ہے۔ یعنی بنی نوع سے تمہاری ہمدردی جوش طبعی سے ہو کوئی ارادہ احسان رکھنے کا نہ ہو جیسا کہ ماں اپنے بچہ سے ہمدردی رکھتی ہے۔‘‘ فرمایا: ’’ایسا ہی توریت میں خدا کی ہستی اور اس کی واحدانیت اور اس کی صفات کاملہ کو دلائل عقلیہ سے ثابت کر کے نہیں دکھلایا۔ لیکن قرآن شریف نے ان تمام عقائد اور نیز ضرورت الہام اور نبوت کو دلائل عقلیہ سے ثابت کیا ہے اور ہر ایک بحث کو فلسفہ کے رنگ میں بیان کر کے حق کے طالبوں پر اس کا سمجھنا آسان کر دیا ہے اور یہ تمام دلائل ایسے کمال سے قرآن شریف میں پائے جاتے ہیں کہ کسی کی مقدور میں نہیں کہ مثلاً ہستی باری پر کوئی ایسی دلیل پیدا کر سکے کہ جو قرآن شریف میں موجودنہ ہو۔‘‘ فرمایا: ’’ماسوا اس کے قرآن شریف کے وجود کی ضرورت پر ایک اور بڑی دلیل یہ ہے کہ پہلی تمام کتابیں موسیٰ کی کتاب توریت سے انجیل تک ایک خاص قوم یعنی بنی اسرائیل کو اپنا مخاطب ٹھہراتی ہیں۔ اور صاف اور صریح لفظوں میں کہتی ہیں کہ ان کی ہدایتیں عام فائدہ کے لئے نہیں بلکہ صرف بنی اسرائیل کے وجود تک محدود ہیں۔ مگر قرآن شریف کا مدّنظر تمام دنیا کی اصلاح ہے اور اس کی مخاطب کوئی خاص قوم نہیں بلکہ کھلے طور پر بیان فرماتا ہے کہ وہ تمام انسانوں کے لئے نازل ہوا ہے اور ہر ایک کی اصلاح اس کا مقصود ہے۔‘‘

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن۔ جلد 13 صفحہ 83تا 85)

پس یہ ایک جھلک ہے اُس خزانے کی جو زمانے کے امام نے ہمیں قرآنِ کریم کی برتری کے بارہ میں بتائی ہے۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں، اور ہم خوش قسمت تبھی کہلا سکتے ہیں جب ہم اپنی زندگیوں کو قرآنِ کریم کے حکموں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25مارچ 2011ء)

اس کے خطبے کی چاشنی دے دے

میرے مولا مری دعا سن لے ساری خلقت کو یہ خوشی دے دے
وہ دعاؤں کا جو خزانہ ہے اس کو صحت ابھی ابھی دے دے

اس کا چہرہ جو چاند چہرہ ہے اس کی آنکھیں ستارہ آنکھیں ہیں
اب وہ جلدی سے آ کے منبر پر ساری دنیا کو روشنی دے دے

حسن اس کا کمال کرتا ہے یوں تنفس بحال کرتا ہے
جیسے رندوں کو دے کے پیمانہ کوئی امرت کی اک ندی دے دے

میں سوالی سوال لایا ہوں طشت لایا ہوں تھال لایا ہوں
اس کے درشن ہمیں عطا کر دے ہم کو دلبر کی دلبری دے دے

ویراں ویراں حیات لگتی ہے پھیکی پھیکی سی ذات لگتی ہے
بول اس کے مٹھاس رکھتے ہیں اس کے خطبے کی چاشنی دے دے

اپنے آقا کی دید کی خاطر سارا عالم فراز تڑپا ہے
سب دعائیں قبول کر مالک سب کو دیدار کی گھڑی دے دے

اطہر حفیظ فراز

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ زَوَالِ نِعۡمَتِکَ، وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ، وَفُجَاءَۃِ نِقۡمَتِکَ، وَجَمِیعِ سَخَطِکَ

(صحیح مسلم کتاب الذکر)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری نعمت کے زائل ہوجانے، تیری عافیت کے ہٹ جانے، تیری اچانک سزا اور ان سب باتوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تو ناراض ہو۔

یہ پیارے رسول کریم آنحضرت ﷺ کی خداتعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے کی ایک جامع دعا ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت مرزامسروراحمدایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے22مئی 2020ءکوخطبہ جمعہ میں جماعت کو اس دعا کو پڑھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔اللہ کرے کہ ہم حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت زیادہ سے زیادہ اس دعا کو اپنے رب کے حضور پیش کرنے کی کوشش کریں۔آمین

(قدسیہ محمود سردار)

باسل احمد بشارت

قسط 1

اشاعت توحید میں مراکز احمدیت کا کردار

خدا تعالیٰ کے رسل اور انبیاء کا دنیا میں بنیادی کام قیام توحید اور تبلیغ واشاعت دین ہی تھا۔انہوں نے دنیاپر یہ حقیقت آشکار کی کہ ایک ہی معبود حقیقی اللہ ہے،اس کے سواکوئی معبود نہیں۔چنانچہ تمام انبیاء نے اپنی اقوام کو عبادت الٰہی اور شرک سے اجتناب کی نصیحت فرمائی جس کا قرآن کریم میں متعدد مقامات پر ذکر ہے۔صرف ’’اعۡبُدُوا اللّٰہَ،اعۡبُدُوا رَبَّکُمۡ‘‘ کا ذکرہی قرآن کریم میں 21مقامات پر ہے۔حضرت نوحؑ،حضرت ہودؑ،حضرت صالحؑ اورحضرت شعیبؑ نے اپنی اپنی قوم کے لوگوں کو جن مشترک الفاظ میں توحید الٰہی کے قیام کی نصیحت فرمائی،ان کا قرآن کریم میں نو مقامات پر ذکر یوں موجودہے:’’اعۡبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ‘‘(الاعراف 60)

اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں۔

پس انبیاء و رسل کا نصب العین قیام و اشاعت توحیدہوتا ہے اور وہ اپنی پوری زندگی اسی کا پرچار کرتے ہیں۔ہمارے آقا ومولیٰ حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ کا مقصد حیات بھی قیام توحیداور اشاعت اسلام تھا ۔قرآن کریم کی سورۃ الجمعۃ میں آپ ﷺ کی بعثت کی چاراہم اغراض کا ذکر ہے۔

ہُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡہِمۡ وَیُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ ٭ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ(الجمعۃ 3)

وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔اس آیت کریمہ سے واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سب سے پہلا کام یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ تھا یعنی پیغام الٰہی کو پہنچانا یعنی اشاعت توحیدواسلام۔چنانچہ حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ

’’نبی اور اس کے جانشین خلیفہ کا پہلا کام تبلیغ الحق اور دعوت الی الخیر ہوتی ہے۔وہ سچائی کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے۔اور اپنی دعوت کو دلائل اور نشانات کے ذریعہ مضبوط کرتا ہے۔دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ وہ تبلیغ کرتا ہے۔‘‘(منصب خلافت،انوارالعلوم جلد 2 صفحہ26)

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے توحید کو دین اسلام کا لب لباب قرار دے کر مکہ کی بابرکت بستی کواشاعت دین اسلام کا ابتدائی مرکز قرار دیا۔ جہاں تیرہ سال تک انتہائی نامساعد حالات میں آپؐ اور آپؐ کے جانثار صحابہ نے تبلیغ و اشاعت اسلام کا فریضہ نہایت تندہی سے سرانجام دیا۔پھر تیرہ سالہ اس مکی دور میں تختۂ مشق ظلم و ستم رہنے کے بعد الٰہی حکم کے تحت رسول اللہ ﷺ نے تین سو میل دور مدینہ میں مرکز اسلام کی بنیاد رکھی اور مرکز اسلام کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا نہ صرف اسلامی ترقیات کے دور کے آغاز کا باعث بنا بلکہ اشاعت توحید اور اشاعت اسلام کے لیے مضبوط مرکز بھی میسر آیا۔چنانچہ ہمیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی کیسے اسلامی مرکز مدینہ سے اسلام کی کرنیں پورے عرب میں پھیل گئیں۔

لیکن خدا تعالیٰ کا اصول ہے کہ کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَۃُ الۡمَوۡتِ (العنکبوت: 58) یعنی ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے۔توانبیاء کو بھی بصورت بشر اس مرحلہ سے گزرنا پڑتا ہےاور ایک معینہ مدت تک پیغام الٰہی کو لوگوں تک پہنچا کر اپنے مالک حقیقی سے جاملنا ہوتا ہے ۔لہذا اللہ تعالیٰ نے ان کے کاموں کو پورا کرنے اور ان کی برکات کے زمانہ کو ممتد کرنے کے لیے نظام خلافت کو جاری فرمایا۔جیسا کہ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ

’’خلیفہ درحقیقت رسول کاظلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تاقیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تادنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔‘‘ (شہادت القرآن،روحانی خزائن جلد6 صفحہ353-354)

پھرسورۃ النور کی آیت 56 میں مومنوں سے وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ ایمان کے ساتھ عمل صالح بجالائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان میں نظام خلافت جاری فرما دے گا۔پس رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد خلافت راشدہ کا قیام ہوا اور خلافت کو مرکزی حیثیت حاصل ہوئی اور یوں خلافت اورمرکز اسلام لازم و ملزوم ہوگئے اور اس خلافت راشدہ کے تابع چہارسو اسلام کی اشاعت ہوئی اور پہلے سے بڑھ کر اسلام نے ترقی کی۔

سورۃ جمعہ کی آیت نمبر4’’وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ‘‘ کے مطابق دور آخرین میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت ثانیہ کا ظہور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہوا۔ اس دور میں ہر طرف گناہ اور بدیوں کا دور دورہ تھا۔اسلام پر چہاراطراف سے اعتراضات کی بوچھاڑ ہورہی تھی اور بانیٔ اسلام کی ذات پر حملے ہورہے تھے ۔مسلمانوں میں سے کسی میں اتنی سکت نہ تھی کہ وہ ان کے مقابل پردفاع اسلام کے لیے کھڑا ہوتا۔لیکن اسلام کے بطل جلیل،جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح و مہدی موعودؑ ان تمام اعتراضات اور حملوں کے سامنے سینہ سپر ہوئےاور اسلام کا غلبہ تمام ادیان باطلہ پر ثابت کردکھایا اور احیائے اسلام کا ایک نیا دور شروع ہوا۔اس وقت کے علماء نے آپؑ کی تعریف و توصیف میں بہت کچھ کہا جو تاریخ کا حصہ ہے۔اور یوں آپؑ نے الٰہی منشاء کے مطابق ایک پاک اور مخلص جماعت کی بنیاد رکھی ۔23 مارچ 1889ء کو بیعت لےکر ہندوستان کی ایک چھوٹی سی بستی میں مرکز احمدیت کی بنیاد رکھی جس سے حقیقی اسلام کی اشاعت ہونے لگی۔چنانچہ اس مرکز اشاعت توحید سے ایک بار پھر اسلام ملک ہندوستان سے نکل کر مشرق و مغرب تک پھیل گیا۔حضرت بانیٔ جماعت احمدیہؑ نے اپنی جماعت کو اشاعت اسلام کی طرف خاص توجہ دلائی کیونکہ آپؑ کی بعثت کا مقصد ہی مختلف اقوام کو دین واحد پر جمع کرنا تھا۔آپؑ فرماتے ہیں۔

’’خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔‘‘ (الوصیت،روحانی خزائن جلد 20صفحہ306-307)

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نےمرکز احمدیت قادیان سے اشاعت اسلام کے سلسلہ میں جو خدمات کیں وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔آپؑ نے 80 سے زائد کتب،سینکڑوں اشتہارات و رسائل، لیکچرز،خطابات و تقاریر کے ذریعہ مرکز احمدیت سے اشاعت اسلام کی۔پھر آپؑ کی وفات کے بعد آپؑ کے خلفاء نے اس بابرکت سلسلہ کو آگے بڑھایا اور اشاعت توحید میں جماعت احمدیہ کاہر قدم ترقی کی طرف ہی بڑھااور مرکز احمدیت کو خلافت کی برکت سے تقویت عطاہوئی۔

خلافت اولیٰ میں مرکز احمدیت قادیان سےاشاعت اسلام(1908ءسے1914ء)

27 مئی 1908ء کو مرکز احمدیت قادیان میں خلافت حضرت مسیح موعودؑ کا قیام عمل میں آیا اور یہ عجب حسن اتفاق ہے کہ خلافت راشدہ کا قیام بھی 27 مئی 632ء کو ہوااور یوں قادیان کو مرکز خلافت بننے کا بھی اعزا زملا۔حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نےمرکز احمدیت و مرکز خلافت سے اشاعت اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں تبلیغ اسلام کے لیے باقاعدہ کوئی واعظ انجمن کی طرف سے مقرر نہ تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اس امر کے لیے مختلف واعظین کا تقرر فرمایا جن میں شیخ غلام احمد صاحبؓ نومسلم،حضرت مولوی محمد علی صاحبؓ سیالکوٹی،حضرت غلام رسول صاحبؓ وزیر آبادی اور حضرت غلام رسول صاحبؓ راجیکی وغیرہ شامل تھے۔اس کے علاوہ مختلف جگہوں پر لیکچرز کے لیےآپؓ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ اور دیگر بزرگان سلسلہ کو بھجوایا کرتے تھے۔

آپؓ نے تحریک فرمائی کہ خوشنویس حضرات مرکز میں آکر رہیں تا بوقت ضرورت کام آسکیں ۔چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعض تالیفات جیسے مسیح ہندوستان میں،نجم الہدیٰ اور براہین احمدیہ حصہ پنجم وغیرہ آپؓ کی زیرنگرانی اور ذاتی توجہ سےشائع ہوئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نےیکم مارچ1909ء کو مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی تا دین حق کی اشاعت کے لیے مبلغین تیار ہوں۔پھر جب بھیرہ میں مسجد کا تنازعہ ہوا توآپ نے احمدیوں اور غیراحمدیوں میں فتنہ و فساد کو رفع کرنے کی خاطراور اشاعت اسلام کے لیے اپنی سہ منزلہ کوٹھی ہبہ کرکے احمدیوں کے لیے مسجد نوربھیرہ کی بنیاد رکھی۔

دہلی میں آریہ سماج کے اسلام پر حملوں کے دفاع کے لیے جماعت احمدیہ دہلی کے حضرت میر قاسم علی صاحب نے اپنی ملازمت چھوڑ کر زندگی وقف کرکے ایک انجمن دیانند مت کھنڈن سبھا کے نام سے قائم کی کیونکہ یہ انجمن اشاعت اسلام اور اس کے دفاع کی غرض سے قائم کی گئی تھی اس لیے اس انجمن کے لیےآپؓ نے اپنی جیب سے ایک سو روپیہ ادا کیا۔اسی طرح مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے لیے ایک ہزار روپیہ کا عطیہ بھی بھجوایا۔

خلافت اولیٰ میں اشاعت اسلام کی غرض سےمختلف اخبارات و رسائل جاری ہوئے جن کے ذریعہ مرکز احمدیت سے اسلام کا پیغام مختلف ممالک تک پہنچا۔چنانچہ اکتوبر1909ء میں اخبار نور،1910ء میں اخبار الحق اور18 جون1913ء کو اخبار الفضل جاری ہوئے۔اس کے علاوہ جنوری 1911ء میں رسالہ احمدی اورستمبر1912ء میں رسالہ ’’احمدی خاتون‘‘ شائع ہونا شروع ہوئے۔1913ء میں عربی ممالک میں اشاعت احمدیت کے لیے ’’بدر‘‘میں مصالح العرب کے نام سے ایک ہفتہ وار عربی ضمیمہ شائع ہوا۔مرکز احمدیت قادیان سے ہندی، انگریزی، گورمکھی، اردو، پشتو اور فارسی زبانوں میں لٹریچر شائع ہوا اور خلافت احمدیہ،اظہار حقیقت،البشریٰ جلد اول و دوم،آئینہ صداقت،احمدیہ پاکٹ بک،کشف الحقائق وغیرہ 40 کے قریب کتب شائع ہوئیں۔قادیان کی پہلی لائبریری بھی آپؓ ہی کے دورِ خلافت میں قائم ہوئی۔

خلافت اولیٰ میں مرکز احمدیت میں اشاعت اسلام کے لیے مختلف انجمنوں کا قیام ہوا جن میں انجمن ارشاد،انجمن مبلغین وغیرہ شامل ہیں۔انجمن ارشاد کا قیام 1909ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمودؓ نے فرمایا جس کا مقصددشمنان اسلام کے اعتراضات کا رد تھا۔سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کے لیے مرکز احمدیت قادیان میں ’’سادہ سنگت‘‘ انجمن قائم ہوئی جس کے ذریعہ ہزاروں پمفلٹس شائع ہوئے۔27 مارچ 1910ء کو راجپوتوں میں تبلیغ کی خاطر ’’انجمن مسلمان راجپوتان ہند‘‘ کا قیام عمل میں آیا۔1911ء

میں خلافت اولیٰ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ایک رؤیا کی بنیاد پر ’’انجمن انصار اللہ‘‘ قائم فرمائی۔جولائی 1913ء تک اس کے ذریعہ دوتین سو آدمی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے پھر اسی انجمن کے تحت پہلے مبلغ انگلستان چوہدری فتح محمد سیال کو اپنے خرچ پرخواجہ کمال الدین کی مدد کے لئے انگلستان بھجوایاگیا۔

1912ء میں قادیان کے نوجوانوں نےاشاعت اسلام کی غرض سے ’’انجمن مبلغین‘‘جس کادوسرا نام ’’یادگار احمد‘‘ بھی تھا،بنائی اورحضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اس میں شمولیت کی تحریک فرمائی۔

خلافت اولیٰ میں پورے ہندوستان میں اشاعت اسلام کی خاطر مباحثات و مناظروں میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے حکم پر مرکز احمدیت قادیان سے علماء سلسلہ تشریف لے جاتے اور احمدیت حقیقی اسلام کی حقانیت ثابت کردکھاتے۔جیسے مرکز احمدیت قادیان کے نزدیک ایک گاؤں کھارا میں 1910ء میں مباحثہ ہوا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے حضرت حافظ روشن علیؓ،حضرت سید سرور شاہؓ اور حضرت سید عبدالحیؓ کو بھجوایا۔اسی طرح مباحثہ رامپور،مباحثہ منصوری،مباحثہ مانگٹ اونچا،مباحثہ مونگھیر،مباحثہ مدرسہ چٹھہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ان مباحثات کے نتیجہ میں کثرت سے لوگ احمدیت میں شامل ہوئے۔چنانچہ ستمبر1913ء میں ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں اٹھوال کے تمام احباب مباحثہ ’’مسئلہ حیات مسیح‘‘کے نتیجہ میں احمدیت کی آغوش میں آئے۔

پھر خلافت اولیٰ میں اشاعت اسلام کا ایک اور ذریعہ لیکچرز تھے۔1909ء کے آخر میں فورمین کالج میں مسیحی لیکچروں کا سلسلہ شروع ہوا جس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اسلامی لیکچروں کا سلسلہ لاہور میں شروع کروایا۔جس میں مرکز احمدیت سے مقررین بھجوائے گئے۔اسی طرح جلسہ میرٹھ میں لیکچر کے لیے علماء کا ایک وفد قادیان سے گیا۔ ریاست میسور کے شہر بنگلور میں جماعت اسلامیہ کے جلسہ میں بھی مرکز احمدیت سے حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ وغیرہ نے شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اشاعت اسلام میں اس قدردلچسپی رکھتے تھے کہ کان پور میں اشاعت و حفاظت اسلام کی غرض سے ایک نیا مدرسہ الٰہیات قائم ہواتو آپ نے مدرسہ کے سیکرٹری کو نہ صرف مفید مشورے دیئے بلکہ کچھ رقم بھی اشاعت اسلام کے لیے بھجوائی۔

جنوری 1910ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے مرکز احمدیت سے مختلف ممالک میں وفد بھجوانے کی تجویز فرمائی اور سنگاپور اور سیلون میں مبلغین بھجوانے چاہے۔ اس خواہش کی تکمیل توخلافت ثانیہ میں ہوئی لیکن یوپی میں مدرسہ الٰہیات کانپور اور انجمن ’’ہدایت الاسلام‘‘ اٹاوہ کی طرف سے جلسے میں شرکت کی دعوت پرمرکز احمدیت سے حضرت سید سرور شاہ صاحب،حضرت مفتی محمد صادق صاحب،خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب پر مشتمل ایک وفد روانہ فرمایاجس نے یوپی میں کامیاب جلسے کرنے کے بعد لکھنو میں مولانا شبلی نعمانی سے ملاقات بھی کی۔

مرکز احمدیت قادیان جوکہ حقیقی مرکز اسلام رہا،وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ اور شیخ محمد یوسف صاحبؓ کواشاعت اسلام کی خاطرسنسکرت پڑھانے کے لیے ایک پنڈت مقرر فرما کر اس کے اخراجات کا انتظام خود فرمایا۔غرضیکہ اشاعت اسلام کا کوئی بھی موقع آپ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔آپ نے ہندوستان کے طول و عرض میں تبلیغی وفود بھجوائے۔علماء لمبے لمبے دورے کرتے اور مختلف مقامات پر متعدد انجمنیں قائم کرتے۔جس کے نتیجہ میں کثیر تعداد میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی اشاعت ہوتی اور کثرت سے لوگ احمدی ہوتے۔خلافت اولیٰ میں 78 کے قریب نئی مضبوط جماعتیں قائم ہوئیں۔انہی میں سے حضرت مولوی عبدالحی صاحب فرنگی محل کے مشہور شاگرد حضرت مولوی سید عبد الواحد صاحب نے احمدیت قبول کی اور ان کی تبلیغ سے 1921ء تک ڈیڑھ ہزار سے بھی زیادہ احمدی ہوئے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جنوری 1914ء میں ہندوستان بھر میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے لیے ایک سکیم مرکز احمدیت میں حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی منظوری سے پیش کی۔علمائے سلسلہ نے مرکز احمدیت کی اس سکیم پر لبیک کہااور اس تبلیغی سکیم کی تکمیل کے لیے حضرت صاحبزادہ صاحبؓ نے دعوت الی الخیر فنڈ بھی کھولا۔

اس کے علاوہ خلافت اولیٰ میں مرکز احمدیت قادیان میں محلہ دارالعلوم کی بنیاد رکھی گئی۔پھر 5 مارچ 1909ء کو بعد نماز فجر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے مسجد نور کی بنیاد رکھی۔بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی وسیع،شاندار عمارت کا سنگ بنیاد بھی آپؓ نے رکھا۔25 جولائی 1912ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کی نئی وسیع عمارت کی بنیاد رکھی گئی۔

1910ء کی پہلی سہ ماہی میں مسجد اقصیٰ کی توسیع اوّل ہوئی جس میں ایک بڑا کمرہ اور ایک لمبا برآمدہ تیار ہوا۔ اور منارۃ المسیح کے ساتھ مستورات کی نماز کے لیےایک چبوترہ بھی بنادیا گیا۔دورِ خلافتِ اولیٰ میں قادیان کے علاوہ لاہور،وزیر آباد،ڈیرہ غازیخاں،جموں،ہنوڑ وغیرہ میں مساجد تعمیر ہوئیں جو اعلائے کلمۃ اللہ اور اشاعت توحید و اسلام کا مرکز ثابت ہوئیں۔غرضیکہ خلافت اولیٰ میں مرکز احمدیت قادیان سے اشاعت اسلام کی گرانقدر مساعی ہوئیں جس کے نتیجہ میں احمدیت کا پیغام ہندوستان سے نکل کر مختلف ممالک تک پہنچ گیا۔

خلافت ثانیہ میں مرکز احمدیت قادیان سے اشاعت اسلام(1914ء سے 1947ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات کے بعد 14 مارچ1914ء کو حضرت مصلح موعودؓ خلیفہ ہوئے تو مرکز قادیان سےاشاعت اسلام میں اس قدر ترقی ہوئی کہ دنیا حیران رہ گئی۔آپؓ کے سنہری دور میں دنیا کے کونے کونے میں احمدیت کا پیغام پہنچ گیا۔اس دوران پہلے جنگ عظیم اول اور دوم کی خوفناک حالتیں بھی آئیں جس نے دنیا میں ایک انقلاب برپا کردیا لیکن مرکز احمدیت سے اشاعت توحید اور تبلیغ اسلام کی مساعی میں کوئی کمی نہ آئی۔دنیا کا کوئی ایسا علاقہ نہ تھا جہاں ابراہیم ثانیؑ کے پرندے محو پرواز نہ ہوئے ہوں۔یورپ و امریکہ تک مبلغین کا ایک جال بچھ گیا۔

مرکز احمدیت کوآپؓ کی خداداد بصیرت سے مزید استحکام نصیب ہوا۔اس کے بالمقابل جنہوں نے خلافت ثانیہ کی بیعت نہ کی وہ لامرکزیت کا شکار ہوگئے۔چنانچہ منکرین خلافت کے ایک سابق صدر نے کہا کہ

’’لاہور میں کام شروع کیے ہوئے ہمیں 37 سال گزر چکے ہیں اور ہم اس چار دیواری سے باہر نہیں نکلے۔۔۔ بخشیں ہوتی ہیں کہ ہماری ترقی میں کیا روک ہے بعض کہتے ہیں جماعت قادیان نے دعویٰ نبوت کو حضرت امام زمان کی طرف منسوب کرکے اور دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر کہہ کر ایک بہت بڑی روک پیدا کردی ہے لیکن ان اعتقادات کے باوجود ان کی اپنی ترقی تو بدستور ہورہی ہے۔۔۔میرے خیال میں ہماری ترقی کے رکنے کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا مرکز دلکش نہیں۔۔۔بہت سے نوجوان ہمارے سامنے ہیں جن کے باپ دادا سلسلہ پر عاشق تھے لیکن ان نوجوانوں میں وہ روح آج مفقود ہے۔‘‘

(تقریر الشیخ میاں محمد صاحب مطبوعہ پیغام صلح 6 فروری 1952ء صفحہ 7 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد4 صفحہ 128)

پس قادیان سے خلافت کا یہ قافلہ اپنی ترقی کی شاہراہوں پر پوری آب و تاب کے ساتھ گامزن ہوا اور مرکز احمدیت سے اشاعت اسلام کا سنہری دور شروع ہوا۔

17 مارچ 1914ء کو آپؓ نے درس القرآن کا آغاز فرمایا۔12اپریل 1914ء کو آپؓ کے ارشاد پر تبلیغ و اشاعت اسلام کے معاملہ پر غور کرنے کے لیے ملک بھر کے نمائندوں کی شوریٰ بلائی گئی جس میں ڈیڑھ سو سے زائد نمائندگان نے شرکت کی اوراس شوریٰ میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں اہم امور طے پائے۔حضرت مصلح موعودؓ نے شوریٰ میں منصب خلافت کے موضوع پر خطاب فرماتے ہوئے بیان فرمایا کہ

’’پہلا فرض خلیفہ کا تبلیغ ہے جہاں تک میں نے غور کیا ہے میں نہیں جانتا کیوں بچپن ہی سے میری طبیعت میں تبلیغ کا شوق رہا ہے اور تبلیغ سے ایسا انس رہا ہے کہ میں سمجھ ہی نہیں سکتا۔میں چھوٹی ہی عمر میں بھی ایسی دعائیں کرتا تھا اور مجھے ایسی حرص تھی کہ اسلام کا جو کام بھی ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو۔۔۔۔پھر اتنا ہو اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں۔۔۔غرض اسی جوش اور خواہش کی بناء پر میں نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ میرے ہاتھ سے تبلیغ اسلام کا کام ہو اور میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے میری ان دعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔۔۔اور اب میں یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کو ہدایت میرے ہی ذریعہ ہو گی اور قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو گزرے گا جس میں میرے شاگرد نہ ہوں گے کیونکہ آپ لوگ جو کام کریں گے وہ میرا ہی کام ہوگا۔‘‘

(منصب خلافت،انوارالعلوم جلد2 صفحہ 36-35)

پھر آپ نے فرمایا کہ

’’میں چاہتا ہوں کہ ہم میں ایسے لوگ ہوں جو ہر ایک زبان کے سیکھنے والے اور پھر جاننے والے ہوں۔تاکہ ہم ہر ایک زبان میں آسانی کے ساتھ تبلیغ کر سکیں اور اس کے متعلق میرے بڑے بڑے ارادے اور تجاویز ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل پر یقین رکھتا ہوں کہ خدا نے زندگی دی اور توفیق دی اور پھر اپنے فضل سے اسباب عطا کئے اور ان اسباب سے کام لینے کی توفیق ملی تو اپنے وقت پر ظاہر ہو جاویں گے۔ غرض میں تمام زبانوں اور تمام قوموں میں تبلیغ کا ارادہ رکھتا ہوں۔‘‘

(منصب خلافت،انوارالعلوم جلد2 صفحہ 37)

شوریٰ میں طے ہونیوالے امورکی تکمیل کے لیے حضور انورؓ نے ایک رؤیا کی بناء پر ’’انجمن ترقی اسلام‘‘ کی بنیاد رکھی۔یہ انجمن اسم بامسمّی ثابت ہوئی اوراللہ کے فضل سے اسلام کی ترقی اشاعت کا نہایت موثر ذریعہ ثابت ہوئی۔ اس بابرکت ادارہ کے ذریعہ ایک لمبا عرصہ دنیا میں تبلیغ و اشاعت اسلام ہوتی رہی یہاں تک کہ پہلے صدر انجمن احمدیہ اور پھر 1945ء میں تحریک جدید نے بین الاقوامی سطح پر تبلیغ کا یہ کام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

بیرون ممالک میں اشاعت اسلام

خلافت ثانیہ میں مرکز احمدیت سے اشاعت اسلام کا دائرہ مزیدوسیع ہوا اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام ہندوستان سے بیرون ممالک میں کثرت سے پہنچانے کا انتظام ہوا۔چنانچہ مرکز احمدیت سے حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب جولائی 1913ء میں بیرونی مشن کی بنیاد رکھ چکے تھے لیکن اس کا مستقل قیام اپریل 1914ء میں ہوا۔جب ووکنگ سے لندن منتقل ہوئے اور کرائے کے مکان میں تبلیغ اسلام کا مرکز بنا یا اور ایک شخص نے اسلام قبول کیا۔پھر حضرت قاضی عبد اللہ صاحب،حضرت عبد الرحیم نیر صاحب وغیرہ بھی انگلستان میں اشاعت توحید و اسلام مصروف رہے۔لندن کے بعد پھر1920ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب امریکہ تشریف لے گئے۔1920ء میں مولوی مبارک علی صاحب کے لندن تشریف لانے پرحضرت عبد الرحیم نیر صاحب 1921ء میں نائیجیریا چلے گئے۔

احمدیہ دارالتبلیغ ماریشس کے قیام کے لیے 20فروری 1915ء کو صوفی غلام محمد صاحب قادیان سے کولمبو14 مارچ 1915ء کو پہنچے اور وہاں تین ماہ قیام کرکے جماعت کی بنیاد رکھ کر 15جون 1915ء کو ماریشس پہنچے اور وہاں دارالتبلیغ قائم کیا۔اسی طرح نائجیریا،سیرالیون،لائبیریا،سیلون میں دارالتبلیغ قائم ہوئے۔

1921ء میں غانا،نائجیریا میں دارالتبلیغ قائم ہوااور1922ء میں شیخ محمود احمد عرفانی کے ذریعہ بلاد عربیہ کا پہلا دارالتبلیغ مصر قائم ہوا۔19 اگست 1923ء باشویک علاقہ میں احمدیت کی تبلیغ کا آغاز ہوا۔26 نومبر1923ء کو ملک غلام فرید صاحب کو مرکز احمدیت قادیان سے جرمنی روانہ فرمایااورمسجد برلن کی تحریک کی گئی۔1925ءمیں شام میں نیا دارالتبلیغ قائم ہوااوراسی سال ہی سماٹرا و جاوا میں بھی دارالتبلیغ قائم ہوئے۔12 جولائی1924ء کو شہزادہ عبدالمجید صاحب کو ایران میں احمدیہ مرکز قائم کرنے کے لیے بھجوایا گیا۔ان کے ساتھ مولوی ظہور

حسین صاحب کو بخارا میں احمدیت پہنچانے کا حکم دیا۔16 اکتوبر 1924ء کو مشہد ایران میں نیا دارالتبلیغ قائم ہوا۔

1936ء میں دارالتبلیغ ہنگری،پولینڈ،چیکوسلوواکیہ ،ارجنٹائن قائم ہوئے۔اسی طرح برما، سپین و اٹلی،البانیہ ویوگوسلاویہ،سیرالیون و مشرقی افریقہ میں بھی مشن ہاؤسز کاقیام خلافت ثانیہ میں ہوا۔یکم اپریل 1932ء میں سیلون، 4 جون 1935ء کو جاپان،26 مئی 1935ء کو ہانگ کانگ ،مئی 1942ء میں فرانس،1946ء میں صقلیہ سسلی اور سوئیٹزرلینڈ 1947ء میں ہالینڈ میں احمدیہ مسلم مشنز کے قیام سےاشاعت اسلام کا آغاز ہوا۔

مرکز احمدیت قادیان اور مضافات میں اشاعت اسلام

مرکز احمدیت قادیان میں آنیوالے مہمانوں کو حقیقت احمدیت اور اشاعت اسلام سے روشناس کرانے کے لیے کوئی مستقل واعظ مقرر نہ تھا۔چنانچہ یکم نومبر 1932ء کو واعظ مقامی کی اسامی منظور ہونے کے بعد حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری قادیان کے پہلے واعظ مقامی مقرر ہوئے۔

1938ء سے قادیان اور مضافات میں تبلیغ پر خاص توجہ ہوئی۔ پہلا تبلیغی مرکز ستھیالی،دوسرا کلانور اور تیسرا چودھریوالہ میں قائم کیا گیا۔اس کے بعد جگہ جگہ مراکز قائم کیے گئے۔اس کار خیر میں دیہاتی مبلغین کے علاوہ جامعہ اور تعلیم الاسلام سکول کے اساتذہ اور طلباء اور دیگر احمدیوں نے شرکت کی۔

1940ء میں مجلس انصار اللہ کا قیام ہوااور قادیان کو آٹھ حلقوں میں تقسیم کر دیا گیا۔تبلیغی اغراض کے لیےدو حلقوں کی دکانیں جمعرات سے جمعہ کی نماز تک بندہوتیں اور وہ احباب اشاعت اسلام کے لیے مختلف علاقوں میں جاتے اور ایک رات قیام کے بعد جمعہ کی نماز قادیان میں ادا کرتے۔ان مساعی کے نتیجہ میں 1940ء کے جلسہ میں نئے بیعت کرنے والوں کی تعداد386 ہوگئی۔

ٹریکٹ ، اشتہارات ،اخبارات و رسائل کے ذریعہ اشاعت اسلام

مرکز احمدیت سے اشاعت اسلام کے لیے ایک خصوصی کاوش اشتہارات اور ٹریکٹس کی اشاعت تھی۔ جولائی 1914ء میں اسلام کی حقانیت کے متعلق اہل بنگال کے لیے بنگالی ٹریکٹ کلکتہ سے شائع ہوا۔جس سے عوام الناس میں سلسلہ احمدیہ کے حالات جاننے کا شوق پیدا ہوا۔1915ء میں سندھی ٹریکٹ ’’ایک عظیم الشان بشارت‘‘شائع ہوا۔بلاد اسلامیہ میں اشاعت اسلام کے لیے ’’الدین الحی‘‘کے نام سے عربی زبان میں ٹریکٹ شائع ہوا۔

حضرت مصلح موعودؓنے اخبارات کی توسیع کی طرف بھی خاص توجہ دلائی۔جس کے نتیجہ میں مرکز احمدیت سے 17 اکتوبر 1915ءکوپہلااخبار’’فاروق‘‘جاری ہوا۔جون1916ءمیں’’اخبار صادق‘‘ اور دسمبر1916ء میں صادق لائبریری کا قیام عمل میں آیا۔اسی طرح ’’احمدیہ گزٹ‘‘اوردسمبر1926ء میں انگریزی اخبار’’ سن رائز‘‘ جاری ہوئے۔6 جون 1935ء کولنڈن سے’’مسلم ٹائمز‘‘ عبدالرحیم درد صاحب کی ادارت میں شائع ہونا شروع ہوا۔اسی طرح لنڈن سے ’’الاسلام انگریزی‘‘اوراخبار’’البشریٰ‘‘(حیدر آباد سندھ)اور کشمیر کے لیے اخبار ’’اصلاح‘‘ جاری ہوئے۔فلسطین میں ’’البشارۃ الاسلامیۃ‘‘چھپنا شروع ہوا۔1930ء میں رسالہ جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے میگزین کا اجراء ہوا۔یوں خلافت ثانیہ میں اشاعت اسلام کے لیے مختلف ممالک سے مختلف زبانوں میں 122 اخبارات و رسائل جاری ہوئے۔

تبلیغی خطوط

حضرت مصلح موعودؓ نےمرکز احمدیت سے خط و کتابت کے ذریعہ بھی اشاعت اسلام کا کام سرانجام دیا۔ کئی والیان ریاست کو تبلیغی خطوط لکھے اور ان کے لئے کتب تصنیف فرمائیں۔چنانچہ والیہ بھوپال کو 14 ستمبر1914ء کو خط لکھا جس میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کی۔پھر ایک اورفرمانروائے ریاست اور ریاست رامپورکوتبلیغی خط لکھا۔نظام حیدر آباد دکن کو تبلیغ کی خاطر جون 1914ء کوتحفۃ الملوک تصنیف فرمائی ۔اس کتاب کے پڑھنے سے سیٹھ عبد اللہ الہ دین کوقبول احمدیت کی سعادت ملی۔1924ء میں امیر امان اللہ خان بادشاہ افغانستان و ممالک محروسہ پر اتمام حجت کے لیے دعوۃ الامیر نامی ایک کتاب شائع فرمائی جس کا فارسی ترجمہ حکیم مولانا عبید اللہ بسمل صاحب نے کیا۔امیر امان اللہ کو تو اس کا کوئی فائدہ نہ ہوا لیکن اس ذریعہ سے خان فقیر محمد صاحب ایگزیکٹو انجینئر کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

دسمبر1921ءمیں شہزادہ ویلز جو بعد میں ایڈورڈ ہشتم بنے ہندوستان کے دورہ پر آئے تو حضور انورنے تحفہ شہزادہ ویلز کے نام سے ایک عظیم الشان کتاب تصنیف فرمائی۔ جس میں آپ نے شہزادہ کواسلام اور احمدیت کا پیغام دیا۔یہ تحفہ 27فروری 1922ء کو لاہور میں شہزادہ کی خدمت میں پیش کیاگیا۔1931ء میں لارڈ ارون کی ہندوستان سے روانگی کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک کتاب’’تحفہ لارڈارون‘‘کے نام سےپانچ روز میں تصنیف فرمائی جو 8اپریل1931ء کو وائسرائے ہند لارڈارون کو بطور تحفہ پیش کی۔

تبلیغی کلاسز

حضرت مصلح موعودؓ نے ملک بھر میں تبلیغ و اشاعت اسلام میں تیزی لانے کے لیے تبلیغی کلاسوں کا اجراء فرمایااورمبلغین کی اعلیٰ کلاسز کے لیے لیکچروں کا سلسلہ شروع فرمایا۔چنانچہ 21 جون 1920ء مبلغین کلاس کا آغاز ہوا۔

وقف زندگی کی تحریکات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نےسلسلہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے پیش نظر اور اشاعت اسلام کے لیے 7دسمبر1917ء کوتحریک وقف زندگی کا اعلان فرمایا جس کے لیے فوراً63 نوجوانوں نے اپنےنام پیش کیے۔پھرآپؓ نےتبلیغ کے لیے یک ماہی وقف کی تحریک کی جس کےلیے1300 اصحاب نے لبیک کہا۔29 جنوری 1943ء کو مبلغین کی ضرورت کے پیش نظر دیہاتی مبلغین کی تحریک کی۔24 مارچ 1944ء کو وقف زندگی کی وسیع تحریک فرمائی۔جس کے نتیجہ میں بعض پڑھے لکھے نوجوانوں نےسہ سالہ وقف کے لیے خود کوپیش کیا۔8 اکتوبر 1932ء کو پہلا یوم تبلیغ منایا گیا۔

تحریک جدید اور وقف جدید

1934ء میں جماعت احمدیہ کی ترقی دیکھ کرحاسدین نے مخالفت کا طوفان برپا کردیا۔یہاں تک کہ احرار نے قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کا دعویٰ کیا لیکن ان کا دعویٰ ایک خواب ہی بن کر رہ گیا۔جس کے مقابل پر خلافت ثانیہ میں جاری ہونیوالی بابرکت تحریک ’’تحریک جدید‘‘ کی برکت سے پوری دنیا میں اشاعت اسلام کے لیے مبلغین پھیل گئے۔تحریک جدید کے ذریعہ اشاعت اسلام میں نمایاں ترقی ہوئی اور تبلیغ کے مختلف ذرائع سے احمدیت کا پیغام لوگوں تک پہنچا۔چنانچہ انفرادی ملاقاتوں،جلسوں،مقامی اخبارات میں مضامین کی اشاعت، تقسیم کتب،تبلیغ بذریعہ خطوط،بلند پایہ شخصیات کی دعوتوں،مناظرات،جلسہ ہائے سیرت النبیؐ،ریڈیو سے تقاریر،تبلیغی مجالس کے قیام،یوم التبلیغ،غیر مسلموں کی مذہبی کانفرنسوں میں شمولیت وغیرہ سے اشاعت اسلام میں نمایاں کام ہوا۔

تحریک جدید کے نتیجہ میں ٹریکٹوں،کتابوں کی اشاعت،پریس کے ذریعہ اشاعت احمدیت،نئی درسگاہوں کا قیام،ملک میں تبلیغی سروے،مشن ہاؤسز کا قیام عمل میں آیا۔تحریک جدید کی طرف سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام،دی ٹروتھ اباؤٹ دی سپلٹ،انقلاب حقیقی، تفسیرکبیر، سیر روحانی،نظام نو وغیرہ شائع ہوئیں۔

حضور نے دنیا کی مشہور زبانوں میں قرآن کے تراجم کروائے، انگریزی تفسیر القرآن کاکام قادیان میں جاری تھا۔اس کے علاوہ بارہ کتابوں کا سیٹ دنیا کی 8 مشہور زبانوں میں ترجمہ کروایا۔اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ اور اشتہار شائع کروائے۔یکم فروری 1945ء کو 11 واقفین کو بیرون ملک بھجوانے اور نو واقفین کو تفسیر،حدیث،فقہ اور فلسفہ و منطق کی اعلیٰ تعلیم دلانے کے لیے منتخب فرمایا۔اس کے علاوہ احمدی ڈسپنسریاں،مدارس،مساجد قائم ہوئیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے 1957ء میں وقف جدید کی بنیاد رکھی جس کے تحت تمام ہندوستان کی جماعتوں میں اشاعت اسلام کے لیےمعلمین کا جال بچھ گیا۔

قرآن کریم اور کتب سلسلہ کی دیگر زبانوں میں اشاعت

حضرت مصلح موعودؓ نےدنیا کے مختلف ممالک میں مختلف اقوام میں اشاعت اسلام کے لیے قرآن کریم کے تراجم کی ضرورت محسوس کی اورمختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کرنے کی تحریک فرمائی چنانچہ انگریزی، ڈچ، جرمنی، فرانسیسی،اطالوی،اسپرنٹو، روسی،پرتگیزی،سواحیلی زبان وغیرہ میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہوئے ۔بہت سی اہم کتب کا ترجمہ مختلف زبانوں میں ہوا۔

مساجد کی تعمیر

خلافت ثانیہ میں اشاعت اسلام کے لیے مرکز احمدیت قادیان سے جو ایک نمایاں کام ہوا وہ مساجد کی تعمیر ہے جن کے ذریعہ اشاعت اسلام کا کام بخوبی ہوسکتا ہے۔چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر9 ستمبر 1920ء کو مسجد لندن کے لیے زمین کی خریداری ہوئی جس پر خوشی کا اظہار فرمایا اور تقریب بھی ہوئی۔

1925ء میں احمدیہ مسجد کی تعمیرہوئی۔24 مارچ 1936ء کو مسجد محلہ ریتی چھلہ کا افتتاح ہوا۔1940ء میں سرینگر میں احمدیہ مسجد کی بنیادر کھی گئی۔اسی طرح حافظ آباد،گکھڑ،چنیوٹ اور کوئٹہ میں مساجد کی تعمیرہوئی۔قادیان میں مسجد مبارک کی توسیع ہوئی اور اس موقع پرغلبہ اسلام کے لیے 40 روزہ دعاؤں کی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمائی۔7اپریل 1934ء کومسجد فضل لائلپور کا افتتاح ہوا۔اسی طرح متعدد مساجد کی خلافت ثانیہ میں تعمیر ہوئی۔

دیگر مذاہب پر تحقیق کا انتظام

اشاعت اسلام کے لیےحضرت مصلح موعودؓ نے بعض علماء کودیگر مذاہب پر تحقیق کے لئے ارشاد فرمایا۔چنانچہ مہاشہ ملک فضل حسین صاحب ہندوازم کے لیے، چوہدری عبدالسلام صاحب کاٹھ گڑھی سکھ ازم کے لیے، شیخ فضل الرحمن صاحب کو عیسائیت پر تحقیق کے لیے مقررکیاگیا۔چنانچہ ان علماء نے بعد تحقیق اس میدان میں اشاعت اسلام میں نمایاں خدمات کیں۔

تبلیغی وفود و دورہ جات،خطبات اورمباحثات و مناظرات

خلافت ثانیہ میں مرکز احمدیت قادیان سےاشاعت اسلام کے لیےعلماء اورمبلغین کے وفود بھجوائے جاتے تھے۔چنانچہ3 اگست 1917ء کو ممبئی میں وفد بھجوایا جنہوں نےمسلمانوں کے مختلف فرقوں کو تبلیغ کی اوراشتہارات،لیکچرز،دروس،ٹریکٹس کے ذریعہ تبلیغ کی۔26 نومبر 1932ء کو مولوی ارجمند خان صاحب کی قیادت میں 29 افراد پر مشتمل جامعہ احمدیہ کا وفد قادیان سے روانہ ہواجس نے جالندھر،پھلور،لدھیانہ،انبالہ،دہلی،علی گڑھ اور میرٹھ سے ہوتے ہوئے دیوبند اور سہارنپور تک لمبا سفر طے کیا۔کھیلوں کے میچ بھی کیے اورتبلیغی لیکچرز بھی دیئے۔اسی طرح مرکز احمدیت سےشمالی و وسطی ہند میں تبلیغی وفود بھجوائے گئے۔

حضور انورؓ نے اشاعت اسلام کی غرض سے نہ صرف خود دورہ جات فرمائے بلکہ ناظروں کو بھی دوروں کی ہدایت فرمائی۔چنانچہ حضور انور نےحیدرآباد دکن و دہلی کا سفر فرمایا۔لاہور اور امرتسر،سیالکوٹ میں 13 فروری سے 23 فروری 1920ء تک سفر کرکے وہاں لیکچرز دیئے۔حضور انور کے پر معارف خطابات بھی اشاعت اسلام کا ذریعہ بنے۔

خلافت ثانیہ میں کوئی سال ایسا نہ تھا جس میں کوئی مباحثہ نہ ہوا۔مباحثہ ڈیرہ غازیخان،مباحثہ گوجرانوالہ،مباحثہ چٹاگانگ،سڑوعہ،مباحثہ امرتسر،سرگودھا، شکر، اجنالہ، لکھنؤ،مباحثہ مجوکہ وغیرہ ان میں سے چند ایک ہیں۔

(جاری ہے)

ایڈیٹر کے قلم سے

دعوت الیٰ اللہ

دعوت الیٰ اللہ کی تین لفظوں پر مشتمل یہ اصطلاح اپنے اندر بہت وسیع مفہوم لئے ہوئے ہے۔اس کے لغوی معنی اللہ کی طرف بلانے کے ہیں۔جس کا آغاز ،جس کا سفر انسان کے اپنے نفس سے شروع ہوتا ہے۔اور اس کو دعوت الیٰ اللہ کرتا ہوا اور پھر معاشرہ اور پھر ارد گرد بسنے والے عزیز، رشتہ دار، دوست احباب اور جانے اور انجانے لوگوں کو شامل کرتا ہوا آگے بڑھتا ہے اور اس سفر کی پھر کوئی انتہاء نہیں ۔ اس میں تعلیم و تربیت بھی آجاتی ہے۔ اصلاح و ارشاد بھی آ جاتا ہے ۔

لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ ہم اوروں کو دعوت الیٰ اللہ کرتے ہیں مگر اپنے نفس کو نہیں جھنجوڑتے، اسے خدا کی طرف نہیں بلاتے اسے مخاطب ہوکر یہ نہیں کہتے کہ

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے وہ پیدا سامان دامار

یہ مضمون قرآن کریم کی اس آیت میں بیان ہوا ہے جو ہم عموماً دعوت الیٰ اللہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے تلاوت کرتے ہیں وَ مَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ۔

(فصّلت:33)

کہ اس شخص سے بڑھ کر کس شخص کی آواز، قول اور پکار خدا کے حضور پیاری ہو سکتی ہے جو محض خدا کی خاطر بنائی گئی ہے اور اس حال میں بنائی گئی ہوں کہ وہ پکارنے والا عمل صالح کر رہا ہوں اور کہہ رہا ہوں کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

اب اس آیت میں دعوت الیٰ اللہ کرنے والے کے لئے عمل صالح کی شرط لازمی قرار دی گئی ہے۔ یہ نہ ہو کہ اس کا اپنا نمونہ تو اسلامی نہ ہو۔ اس کی ذات پر معاشرہ میں بسنے والے لوگ اس کے کردار کی وجہ سے انگلیاں اٹھا رہے ہوں اور وہ دعوت الیٰ اللہ میں مصروف ہو۔ وہ خود تو نمازی بھی نہ ہو قرآن کریم پر عمل تو درکنار اس کی تلاوت بھی نہ کرتا ہو۔ بات بات میں جھوٹ بولتا ہو۔ لوگوں سے لین دین میں fairنہ ہو۔قرضہ لے کر واپس نہ کرتا ہو،بات بات پر جھگڑتاہو۔حقوق العباد ادا نہ کرتا ہو۔ لغویات سے پرہیز نہ کرتا ہو۔جیسے کرکٹ میچ کےدوران نماز کے وقت ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر گزار دے تو پھر اس کی دعوت الیٰ اللہ کیسی ؟وہ کیا رنگ لائے گی ؟کیا دوسرے لوگ اسے نہیں پڑھ رہے اس کے کردار سے واقف نہیں؟۔ اگر یہ لوگ جرات کر کے اسے اس کے کردار کی نشاندہی نہ بھی کر سکیں تو دل میں ضرور سوچے گا۔ اس لئے دعوت الیٰ اللہ کرنے کے لئے پہلا stepجس پر قدم رکھنا ضروری ہے۔جس کو اپنانا لازم ہے۔وہ اپنا نمونہ ہے

اور اس مضمون کی مزید تاکید اس آیت کے اگلے حصہ میں ہو رہی ہے جب وہ یہ کہتا ہے کہ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ۔ کہ یاد رکھو کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اس مفہوم کے پہلے معنی تو یہی ہیں جو مضمون میں بیان کر رہا ہوں کہ حقیقی معنوں میں مسلمان بن کر احکامات الٰہیہ کا فرمانبردار بن کر، اعمال صالحہ کے زیور سے آراستہ ہوکر دعوت الیٰ اللہ کرے ۔

اور دوسرا مفہوم بھی آج کی دنیا میں جماعت احمدیہ پر لاگو ہوتا ہے اور یہ کہنا بجا ہوگا کہ آج سے 1400 سال قبل جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس وقت یہ آیت پورے سیاق و سباق کے ساتھ اول سے آخر تک صحابہؓ کے اوپر پوری اُتری۔جب ان پر الزام تھا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ وہ صابی ہیں اور وہ اس حالت میں سارے عالم کو اللہ کی طرف بلا رہے تھے کہ وہ عمل صالح بجالا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم جھوٹ بولتے ہو ہم تو مسلمان ہیں ۔

آج 1400 سال بعدامت مسلمہ میں صرف ایک جماعت احمدیہ ہے جس کے اوپر مسلمان نہ ہونے کا الزام ہے اور اس الزام کی موجودگی میں عمل صالح کرتے ہوئے ظلمتوں کی انتہا گہرائیوں میں گری ہوئی مخلوق کو اللہ کی طرف بلا رہی ہے یہ کہتی ہوئی کہ ہم اللہ کے، اس کے رسول ؐ کے اور ان کے احکامات کے فرمانبردار ہیں ۔

اور جس طرح صحابہؓ رسولؐ نے اپنے حسین اعمال کا لوہا منوایا تھا ۔اسی طرح ہم نے اصحاب رسول ؐ کی اقتداء میں ان کا رنگ اپناتے ہوئے اپنے اعمال سے ساری دنیاکو آقا ومولا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک اسلامی پلیٹ فارم پر لا کھڑا کرنا ہے۔ اس کے لیے ضرورت ہے ہمت کی، پختہ ارادہ کی، جرات کی اوردعاؤں کی ۔

ہم جانتے ہیں کہ ساری دنیا خواہ مسلمان ہو یا مشرک اور غیرمسلم،تمام کے تمام بے راہ روی کے راستوں کو اپنا بیٹھے ہیں۔ دنیا رفتہ رفتہ مذہب سے دور جا رہی ہے ۔افسوس اس بات پر ہے کہ اسلامی تعلیم سچ بولنا،دیانتداری وغیرہ جو مسلمانوں کی پہچان تھی وہ غیروں نے اپنا لیں ہیں اور مسلمانوں اسے چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اور اخلاق سوز حرکات اور فحاشی میں مبتلا ہیں ۔آخر ان کو خدا کی طرف واپس تو لانا ہے ۔خدائی تعلیمات سے متعارف تو کروانا ہے ۔تو یہی تو دعوت الیٰ اللہ ہے ۔جب تک ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو اس مبارک نظام سے منسلک نہیں کرلیتا ۔جب تک اپنے آپ کو اس میدان میں جھونک نہیں دیتا ۔ اپنے آپ کو اُتار نہیں لیتا۔اس وقت تک کام نہیں بنے گا ۔

ہم روزانہ ہی ایسے واقعات پڑھتے ہیں کہ فلاں دریا میں ڈوب رہا تھا ۔تالاب میں ڈوبنے لگا تو ساتھ کھڑے لوگوں میں سے کسی نے وہ تیرنا بھی نہیں جانتا۔چھلانگ لگا دی تاڈوبنے والے کو ڈوبنے سے بچایا جا سکے ۔بعینہ آج ساری دنیا تاریکی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب رہی ہے ۔کیاہم نے ان کو بچانا نہیں ہے ؟کیا ان کو اس ماحول سے نکال کر اسلام کی روشن تعلیم سے آشنا نہیں کرانا ۔

حضرت مصلح موعودؓ ایک واقعہ سنایا کرتے تھے۔ملکہ ایک دفعہ انڈیا میں آئی ہوئی تھی اور وہ پیدل جا رہی تھی راستے میں معمولی سا پانی آیا ۔ملکہ رکنے لگی تو اس کے وفادار وزیر ریلے نے اپنا بہت قیمتی چوغہ (کوٹ) اتار کر پانی کے اوپر رکھ دیا تا ملکہ گزر جائے۔ آج خدا کے رستے پر کتنی لغویات، بیہودگیوں نے جگہ لے لی ہے۔ ریلے کی طرح خدا کے راستہ سے صفائی کرنا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔

دعوت الیٰ اللہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہم نے اپنی منصوبہ بندی کرنی ہے اور بالخصوص ہرفرد جماعت نے اپنی نجی منصوبہ بندی کرنی ہے۔ جب تک ہم میں سے ہر ایک پختہ ارادااور جذبہ کے ساتھ اپنے آپ کو involveنہیں کر لیتا اس وقت تک اس طرح کامیابی نہیں مل سکتی جو خلیفۃ المسیح کی تمنا ہے ۔

ہم روزانہ مختلف مشینوں کے انجنوں کو چلتا دیکھتے ہیں ۔اس مشین کے تمام پرزے جب تک اپنے آپ کو involve نہ کریں تو production پیدا نہیں ہوتی ہے ۔ بلکہ ایک معمولی پرزے کے کام چھوڑنے سے رک جاتی ہے۔اس مشین کے بعض پرزے ساکت ہوتے ہیں۔ ایک جگہ پر پیوست ہوتے ہیں جن کو baseبناکر production پیدا کرنے والے پرزے کام کر رہے ہوتے ہیں ۔

اسی طرح وہ افراد جو عمر رسیدہ ہیں یا کسی وجہ سے دعوت الی اللہ اس رنگ میں نہیں کرپاتے جس طرح کرنی چاہیے۔ تو وہ base کا کردار ادا کر کے کم از کم اپنی شب و روز کی دعاؤں سے ان داعیان کو sport توکریں جو دعوت الی اللہ کرکے پھل لا رہے ہیں۔ اور جو پرزے production پیدا کرتے ہیں وہ حرکت بھی کرتے ہیں اور حرکت کے دوران ان کو Greesing بھی کرنی پڑتی ہے یہ Greesing دعا ہے۔ اس لیے ہر ایک کو جماعت کی بہتری اور بڑھوتی کے لیے دعائیں کرنی ہیں۔

دوئم ہم میں سے ہر کوئی ملازمت کے حوالہ سے، کاروبار کے حوالہ سے کسی نہ کسی طبقہ سے منسلک ہیں،کوئی ڈاکٹر ہے،تو کوئی انجینئر،کوئی وکیل ہے،تو کوئی ٹیچر پروفیسر،کوئی طالب علم ہے توکوئی مکینک ہے۔ کوئی پلمبر تو کوئی ٹھیکیدار ہے۔ کوئی فوجی افسر ہےتوکوئی تاجر ہے۔

اپنے طبقہ سے منسلک دوسرے افراد کو دعوت الیٰ اللہ کرنی چاہیے تاکہ ہر طبقہ کی تعداد بڑھے ۔اس کے لیے جماعت کی کچھ توقعات ہیں۔

- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ارشادکے مطابق اپنے مسکن میں ہی رہ کر ہفتہ/دو ہفتہ دعوت الیٰ اللہ کے لئے وقف کریں۔
- دو ہفتہ تک روزانہ ایک گھنٹہ/ دو گھنٹے وقف کر کے دعوت الیٰ اللہ کریں۔

برکینا فاسو کے ایک جلسہ سالانہ کا آنکھوں دیکھا حال

یاسمین پاشا۔برکینافاسو

مغربی افریقہ کے ملک upper volta کو 1984ء میں برکینافاسو کا نام دے دیا گیا۔ تقریباً پورا سال گرم اور خشک آب وہوا والا land lock ملک افریقہ کے غریب ترین ممالک میں شمار ہوتا ہے۔پچھلی دہائی تک اس ملک کو بہت کم لوگ جانتے تھے۔ مجھے یاد ہے 1990ء کی دہائی میں جب اسلام آباد gateway سے برکینا فاسو فون ملانے کا کہا جاتا تو اکثر فون آپریٹر حیران ہوتے کہ یہ کون سا ملک ہے؟موجودہ دور میں ذرائع رسل و رسائل کی بے پناہ ترقی نے اس دنیا کو global village بنادیاہے۔

اس کے باوجود اب بھی دنیائے احمدیت کے علاوہ کم لوگ ہی اس ملک کو جانتے ہیں ۔ مجھے اس احمدی کے تبصرہ پر بہت لطف آتا ہے کہ حضور انور کے دورہ برکینا فاسو کے بعد وہ ایک جماعتی عہدیدار سے ملے اور کہا اللہ کا شکر ہے کہ حضور نے افریقہ کا دورہ کیا تو ہمیں پتہ چلا کہ برکینا فاسو بھی کوئی ملک ہے و رنہ ہم اسے ہومیوپیتھی دوا ہی سمجھتے رہے تھے ۔ لیکن اس ملک کے نصیب تو اس وقت جاگے جب پچھلے سال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے بابرکت قدم اس دھرتی پر پڑے تھے تب سے جماعت احمدیہ عالمگیر کے حوالہ سے اس ملک کو جاننے والے دنیا کے کناروں تک موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے برکینا فاسو کا سولہواں جلسہ سالانہ 25،26،27 مارچ کو نئی جلسہ گاہ بُستانِ مہدی میں منعقد ہوا۔ بستانِ مہدی ایک وسیع وعریض قطعہ زمین ہے جو کئی سال پہلے جماعت کو تحفتاً ملی تھی۔ اس سال یہ طے ہوا کہ جلسہ سالانہ یہاں منعقد کیا جائے۔ دارالحکومت واگا ڈوگو سے جنوب کی طرف غانا جانے والی شاہراہ پر یہ قطعہ زمین خشک جھاڑیوں سے اٹے میدان کی شکل میں تھا جہاں بظاہر جلسہ منعقد ہونا مشکل دکھائی دیتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور بلند عزم وہمت سے بظاہر بہت مشکل کام کامیابی سے انجام بخیر ہوا۔الحمدللہ۔ جلسہ سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس قطعہ زمین کا نام بستان مہدی عطا فرمایا۔

عالمِ احمدیت میں جلسہ سالانہ اک ایسی روایت ہے جس کی بنیاد مسیح محمدی کے ہاتھوں رکھی گئی۔ پہلا جلسہ مبایعین کی ایک چھوٹی سی جماعت نے قادیان دارالامان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معیت میں منعقد کیا تھا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدونصرت اوراُس کی رحمت کے سایہ میں یہ قافلہ پروان چڑھتا رہایہ کاروان آگے بڑھتا رہا۔اور خدائی وعدوں کے مطابق یہ جماعت عالمگیری وسعت حاصل کر گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارشیں اِسے سیراب کرتی رہیں۔پہلے سال میں ایک ہی سالانہ جلسہ ہوا کرتا تھا۔ اب جماعت احمدیہ عالمگیر میں اللہ کے فضل وکرم سے سال کے بارہ مہینوں میں دنیا میں کہیں نہ کہیں جلسہ سالانہ ہو رہا ہوتا ہے ۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ”مجھے بھیجا گیا ہے کہ میں آنحضرتؐ کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر سے قائم کروں اور قران شریف کی سچائیوں کو دنیا کودکھاؤں اور یہ کام ہو رہا ہے۔ اور اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے۔“

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ30جولائی2004ء میں فرمایا:

حضرت مسیح موعودکامنشا ان جلسوں کے انعقاد کا یہ تھا کہ جماعت کی ٹریننگ کی جائے تمام افراد جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں داخل ہیں سوائے کسی اشد مجبوری کے سال کے ان تین دن ضرور اکٹھے ہوں کیونکہ ٹریننگ کے بغیر تربیت پر زوال آنا شروع ہو جاتا ہے ۔

جلسہ کی تیاری کا کام regional جلسوں کی شکل میں جنوری کے شروع میں ہی ہو چکا تھا۔ ہر region میں ریجنل جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔جن میں نومبایعین کی تربیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پروگرام ترتیب دیئے گئے۔مثلاً نماز تہجد اور باقی با جماعت نمازوں کے قیام کے علاوہ جماعت احمدیہ کا تعارف، سیرت النبی ﷺ، بچوں کی تربیت، سلام کو رواج ، مجالس عرفان وغیرہ۔

اس کے بعد نیشنل جلسہ کی تیاریاں شروع ہوئیں۔ مربیان کرام نے دن رات محنت کر کے حتی الامکان کوشش کرڈالی کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس مرکزی جلسہ میں شامل ہوں۔ نومبایعین کی تربیت کے لیے انکی جلسوں میں شمولیت انتہائی ضروری ہے چونکہ یہ لوگ اس کی روحانی اہمیت سے آگاہ نہیں اس لیے انہیں جلسہ کے لیے تیار کرنا ایک مشکل امرہے یہاں نسل در نسل مسلمان لوگ صرف نام کی حد تک مسلمان ہیں عملی طور پر کچھ نہیں جانتے اور جب انہیں حقیقی اسلام یعنی احمدیت کا تعارف ہوتاہے توبہت اخلاص اور وفا کا اظہار کرتے ہیں۔افسوس یہاں احمدیت سے پہلے اسلام کا پیغام کامل رنگ میں پہنچا ہی نہیں۔ورنہ بہت محبت کرنے والے لوگ ہیں بقول شاعر

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

چنانچہ نیشنل جلسہ سے ایک دن پہلے دور دراز جا عتوں سے لوگوں نے پیدل اور اپنے سائیکلوں پر کئی کئی کلومیٹرز کا سفر کر کے regional mission پہنچنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد بذریعہ بس وفد اجتماعی طور پر نیشنل جلسہ کے لیے روانہ ہوا۔نعرہ ہائے تکبیراور احمدیت زندہ باد ، اسلام زندہ بادکے نعروں کی گونج میں وفد کی روانگی لوگوں کا جوش خروش دیکھنے کے لائق ہوتا ہے۔

25مارچ بروز جمعہ جلسہ کا پہلا دن تھا۔ ہم لوگ بھی نماز جمعہ سے پہلے جلسہ گاہ پہنچ گئے۔اس دفعہ جلسہ میں شمولیت ایک adventure سے کم نہ تھی۔ مارچ،اپریل برکینا فاسو میں گرم ترین اور خشک ترین مہینے ہوتے ہیں اوراس دفعہ پہلے کی نسبت گرمی بھی کچھ زیادہ تھی۔ اور اس دفعہ سب لوگوں کی رہائش بھی جلسہ گاہ میں ہی تھی ۔ جب ہم بستانِ مہدی پہنچے تو ماشاءاللہ جنگل میں منگل کا سا سامان تھا۔ جلسہ گاہ کوایک غریب دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ ہر طرف ہمارے افریقی بھائی شوخ رنگوں کے لباس میں ملبوس ہر طرف تتلیوں کی مانند اڑتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے ۔ خدام اپنے یو نیفارم بہت خو بصورت لگ رہے تھے۔ سب کچھ بہت بھلا لگ رہا تھا ۔ لیکن اک عجیب اُداسی نے جسم و جاں پر تسلط کیا ہوا تھا۔ یہ گزرے ہوئے حسین ترین وقت کی یاد تھی۔ جب پچھلے سال ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ہمارے مہمان تھے۔

فاصلے بڑھ گئے پر قُرب تو سارے ہیں وہی

گزشتہ سال کی یادیں ہرطرف بکھری ہوئی تھیں۔غرضیکہ بستانِ مہدی کے خوبصورت داخلی دروازے سے جونہی بستانِ مہدی کے احاطہ میں داخل ہوں ۔سا منے ہی جلسہ گاہ کی بڑی بڑی مردانہ و زنانہ مارکیاں بنائی گئی تھیں اور ان کے بائیں طرف لوکل مردوں اور عورتوں کے لیے دو بڑی بڑی مارکیز بطور رہائش گاہ بنائی گئی تھیں اور رہائشی حصہ کی قریب ہی لنگر خانہ حضرت مسیح موعود کا وسیع انتظام تھا۔ جلسہ گاہ کے دائیں طرف ایک چھوٹا سا بازار سجا ہوا تھا chips، fish اورآلو کے کباب اور مقامی کھا نے دعوتِ طعام دے رہے تھے ۔ ہم جلسہ کا جا ئزہ لیتے ہوئے اپنی رہائش گاہ کی تلاش میں تھے کہ سامنے افریقی طرز کی گھاس پھونس کی جھونپڑیاں ایک لائن میں نظر آئیں وہ بطور separate family رہائش گاہ تیاری کی گئیں تھیں۔ہرایک hut پر اس کے باسی کا نام چسپاں تھا۔ سو ہمیں اپنا گھر ڈھونڈنے کے لیے کوئی خاص تردّد نہیں کرنا پڑا۔تیسرے نمبرکی hut پر مسٹر پاشا لکھا نظر آیا سو اپنے بسترا ور جلسہ کے دنوں میں استعمال کی اشیاء کا انتظام ہم پہلے سے کر چکے تھے۔اسی طرح تھوڑی دیر میں ہی بستانِ مہدی کا یہ چھوٹا سا محلہ آباد ہوگیا۔ہمارے سامنے والا گھرامادام عائشہ رشید تروڑے صدر لجنہ اماءاللہ کا تھا اورہماری پچھلی طرف کے ہمسائے محترم امیرصاحب محمود ناصر ثاقب اپنے خاندان کے ساتھ رہائش پذیر تھے۔اسی طرح تمام مبلغین اور مجلس عاملہ اور دیگر احباب نے کرایہ پر اپنے hut لئے ہوئے تھے۔

نماز جمعہ کا وقت ہو چکا تھا ۔ امیرصاحب غانا محترم عبدالوہاب بن آدم اس جلسہ کے مہمانِ خصوصی تھے۔گرمی تھی کہ الامان الحفیظ۔ کسی طرح چین نہ تھا۔ جلسہ گاہ میں پانی کا ایک ہینڈ پمپ پہلے سے نصب تھا اسکے علاوہ پانی کے بڑے بڑے ٹینکر بھی منگوائے گئے تھے۔ وضو کے لیے پانی کے سیمنٹ حوض تعمیر کیے گئے تھے۔ پینے کے پانی کے بڑے بڑے مٹکے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر رکھے گئے تھے۔

پینے کے ٹھنڈے پانی کی شدید طلب ہوئی توپانی کی تلاش میں بھیجا۔چنانچہ ٹھنڈے پانی کے پیکٹ mineral water میں جلسہ کے بازار سے دستیاب تھے۔ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ یہاں افریقہ میں پینے کے ٹھنڈے پانی کی پلاسٹک کے لفافوں میں فروخت کمرشل لیول پر ہوتی ہے۔اور اکثر خواتین یہی کاروبار کرتی ہیں۔بڑے بڑے deep freezers گھروں میں رکھے ہوتے ہیں اورپھر پانی بیچنے کے لیے کئی بچے، لڑکیاں ملازم رکھی ہوتی ہیں جو سارا دن بازاروں،دفاتر،سکولوں ،بس اسٹاپ پر پانی بیچتی ہیں۔ اور اب mineral water والی کمپنیاں بھی پلاسٹک کے لفافوں میں پانی سپلائی کرتی ہیں اسی وجہ سے پینے کا صاف پانی عموماً ہر جگہ مل جاتا ہے۔سو مجھے پینے کے صاف پانی کی بہت فکر تھی جوخدا کا شکرہے کہ تینوں دن میسر رہا دن بھر گرم ہوا اور مٹی کے بگولے بستانِ مہدی میں اُڑتے رہے ایک دفعہ تو یوں لگا کہ ہم جھونپڑی سمیت اُڑ جائیں گے۔ کیونکہ اک بگولے کی زد میں ہمارا آشیانہ بھی آگیا تھا۔ لیکن ہم عاشقانِ مسیح موعودکا عہد کی بنیاد رکھ رہے تھے اک نئے دور میں داخل ہو رہے تھے اور اس پر نازاں تھے کہ ہم یہ تکلیف اپنے پیارے کی محبت میں اُٹھا رہے ہیں اگر اللہ قبول کرے۔

صحرائے اعظم کے کنارے آباد اس ملک میں موسم کی شدت کومحسوس کرتے چشم تصور میں عرب کے ریگستان میں جا پہنچی جہاں دو جہانوں کے بادشاہ نے جنم لیا اور ساری زندگی انہیں سخت ترین موسموں میں بغیر کسی سہولت کے گزار د ی۔

اسی طرح partitionکے بعد ہجرتِ قادیان کے بعدجب ربوہ شہرآباد ہوا تو تب بھی اسی قسم کے حالات تھے۔اسی طرح جنگل بیابان تھا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں آ کر رہنا شروع کیا تھا۔اوراب وہاں سرسبز وشاداب شہر آباد ہے۔اپنے بزرگوں کی قربانیوں کے ثمر ہم کھا رہے ہیں۔کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا تو پڑتا ہے۔اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے اور استغفار کرنے کا موقع ملا۔ شام کو جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔امیرجماعت غانا کی صدارت میں افتتاحی اجلاس ہوا تلاوتِ قران پاک کے بعد محترم عمر معاذ صاحب کی نظم ”انی معك یا مسرور“ ایک دفعہ پھر مسرور کر گئی ۔ اس کے بعد امیر صاحب برکینا فاسو محمود ناصر ثاقب نے مہما نوں کو خوش آمدید کہا اورجلسہ کی اہمیت بتائی ،اس کے بعدمحترم امیرصاحب غانا نے اپنے افتتاحی خطاب میں برکینا فاسو کے ابتدائی حالات جن میں احمدیت کا پودا جس طرح یہاں پھلا پھولا اُسکا او ر برکینا فاسو میں احمدیت کے نفوذ میں جن بانی علماء کا ہاتھ تھا اُن کا ذکرِ خیر کیا ۔ جلسہ گاہ میں غانا کی مہمان خواتین اپنے سفید لباس میں نمایاں تھیں۔اس کے بعد مغرب وعشاء کی نمازیں ہوئیں اور ایک بابرکت دن ختم ہوا۔

رات کو تھوڑی دیر کے لیے سانپ ،بچھو کا خوف غالب آیا۔ لیکن کچھ دعائیں اور آیت الکرسی پڑھنے سے خوف جاتارہا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا حصار تھاجس نے پورے جلسہ گاہ کو اپنی حفاظت میں رکھا ۔ورنہ سانپ اور بچھو مارنے کے کئی واقعات ہوئے لیکن اُن سے ہزاروں کے اس مجمع میں کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ۔بہرحال سوتے جاگتے رات گزر ہی گئی۔ صبح محترم عمر معاذ ضاحب کی آواز الصّلوٰۃ، الصلوٰۃ،الصلوٰۃ خیر من النوم کی آواز سے آنکھ کھلی وہ تہجد کے لیے سب کو جگا رہے تھے۔میگا فون پر درود شریف اورالصلوٰۃ کی آواز سے بچے بھی اُٹھ گئے اور ماشاء اللہ سب باجماعت نماز تہجد میں شامل ہوئے۔

ہمارے جلسہ کے دوسرے معّزز مہمان محترم امیر صاحب آئیوری کوسٹ عبد الرشید انور صاحب تھے دوسرے دن کے اجلاس کی صدارت وھی کر رہے تھے آپ ماشاء اللہ عالم فاضل انسان ہیں۔ فرانسیسی زبان میں تحریر وتقریر پر عبور رکھتے ہیں۔ تلاوتِ قران کریم اور نظم کے بعد آپ نے ”جدید دور کے مسائل کا حل اسلام میں ہے“

(Problèmes de temps modernes,les solution de l’Islam.)

کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسرے دن کی کارrوائی میں صداقت حضرت مسیح موعوداور بچوں کی تعلیم وتربیت کے موضوع شامل تھے۔

تیسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا اور اختتام امیر صاحب غانا عبدالوھاب آدم کے خطاب سے اوا۔ امیر صاحب غانا نے اپنی تقریرمیں برکینافاسو کی جما عت جو ابھی بہت کم عمر ہے اور ترقی پذیر ہے کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا کہ جب انہوں نے غانا میں بستانِ احمد کو آباد کیا تھا تو انہیں بھی ابتداء میں بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا تھا کسی نے کہا پانی نہیں ہے بجلی نہیں ہے آہستہ آہستہ تمام مسائل حل ہوتے چلے گئے اور اب اللہ کے فضل سے وہاں سب سہولیات موجود ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے غانا میں بستان احمد کانام رکھا اورحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ نے برکینا فاسو میں بستان مہدی کا نام دیا۔ یہ انشاء اللہ ہمیشہ آباد رہیں گے۔آخر پر امیر صاحب نے ہمارے مرحوم شہید بھائی شکیل صدیقی کا ذکر خیر کیا۔دعا کے بعد نمازظہروعصر ادا کی گیئں اور اس کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

برکینا فاسو کے اس جلسہ سالانہ میں اللہ کے فضل کے ساتھ مالی، آئیوری کوسٹ، غانا، ٹوگو، بینن، نائیجر اور نائیجیریا کے وفود نے شرکت کی۔جلسہ کے ختم ہوتے ہی تمام مہمان قافلے اپنی اپنی منزلوں کی طرف لوٹ گئے۔

28مارچ بروز پیر حسبِ روایت ایک عشایئے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں معزز مہمانوں کے علاوہ ڈیوٹیاں ادا کرنے والے کارکنان مجالس ِعاملہ تمام مربیان ِکرام اور ان کے اھل وعیال شامل تھے۔لجنہ کی طرف امیرجماعت غانا کی بیگم مہمانِ خصوصی تھیں اور امیرصاحب غانا مردانہ حصّے میں خاص مہمان تھے۔ پرتکلف کھانے کے ساتھ ہلکا پھلکا پروگرام بھی تھا ۔ صدر صاحبہ لجنہ نے امیر صاحب غانا کی بیگم کے برکینا تشریف لانے کا شکریہ ادا کیا اور ان کی خدمت میں تحفہ پیش کیا ۔ جواب میں انہوں نے بھی سب کا بہت شکریہ اداکیا۔ اور اُس کے بعد ناصرات نے اور اپنی لوکل زبان اور عربی میں نعتیں اور بعض نظمیں پیش کیں۔ محترم امیر صاحب غانا نے بھی تھوڑی دیر لجنہ کی طرف خطاب کیا اور فرمایا جس طرح حضرت محمدﷺ نے مکہ اور مدینہ کے لوگوں کے درمیان رشتۂ اخوت قائم کیا تھا اسی طرح غانا اور برکینا فاسو کے احمدیوں کے درمیان بھی اک محبت اور بھائی چارے کا تعلق قائم ہو چکا ہے اور دنیائے احمدیت میں دو ہی ُبستان ہیں غانا میں ُبستانِ احمد اور برکینا فاسو میں بستان مہدی ۔ آ خر پر امیر صاحب غانا نے بچوں میں غبارے تقسیم کیے اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

برکینا فاسو کی جماعت کو قائم ہوئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں لیکن یہ ایک خوش قسمت جماعت تصّور کی جا سکتی ہے کیو نکہ اس کو ایسی قیادت اور مربیانِ کرام کی teamمیسر آئی ہے کہ تمام جماعتی سلسلے اللہ کے فضل وکرم کے ساتھ تیزی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہیں اور بہت سی پرانی جماعتوں سے آگے نکل چکی ہے اس وقت بہت سے شہروں میں جماعت کے اپنے مشن ہاؤسز اور مساجد قائم ہوچکی اور بعض زیرتعمیر ہیں ۔اور بہت سی جگہیں خریدی جا چکی ہیں، اس کے علاوہ تین سکول بھی تعمیری مراحل میں ہیں۔ واگا میں احمدیہ ہسپتال کی خوبصورت عمارت کی تعمیر کے ساتھ سا تھ humanity firstکے تحت بھی بہت سے منصوبے عمل پیراء ہیں مثلاً برکینا کے بعض علاقوں میں پانی نہیں ہے وہاں ہینڈ پمپ لگوانے کنویں کھدوانے کا کا م ہو رہا ہے ، مختلف شہروں میں کمپیوٹر سنٹرز قائم کئے ہیں، یہاں لوگ غربت کے تصور سے بھی غریب ہیں۔ چند ماہ بارش کے دنوں میں جو فصل اُگتی ہے کئی علاقوں میں بعض دفعہ وہ بھی ٹڈی دل کا شکار ہو جاتی ہے چنانچہ لوگوں کی مدد خوراک، لباس کی شکل میں بھی کی جاتی ہے ۔بہرحال ترقی کا سفر خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت میں جاری وساری ہے۔

آخر پر برکینا فاسو کی میں خدمتِ دین پر مامور ہمارے مجاہد بھائی محترم شکیل صدیقی جنہوں نے سرزمینِ برکینا پر اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کی اور شہادت کا درجہ حاصل کیا کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی بیوی اور بچی کا خود وکیل وکفیل ہو۔ اور ان کے والدین کو صبر جمیل دے ۔ آمین ۔ مکرم شکیل صدیقی مرحوم کے بھائی مکرم مبارک صدیقی کی نظم کے اس مصرعے پر مضمون ختم کرتی ہوں۔

آؤ کرتے رہیں روشنی کا سفر
یونہی جاری رہے بندگی کا سفر

نبوت کے فیض کو خلافت کے ذریعہ دوام حاصل ہوتا ہے

رقم فرمودہ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہ

رسالہ الفرقان(قادیان) کا مارچ 1941ء میں خلافت نمبر شائع ہوا تھا۔ اس وقت حضرت اماں جانؓ نے جو پیغام جماعت احمدیہ کے نام دیا تھا اور جو اس خاص نمبر میں شائع ہوا تھا ہم اسے ذیل میں پھر سے شائع کرتے ہیں۔ در حقیقت یہ پیغام ایک دائمی صداقت پر مشتمل ہے۔ (ایڈیٹر)

”مجھے معلوم ہوا ہے کہ ”الفرقان“ کا ایک خلافت نمبر شائع ہو رہا ہے اور مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ اس موقع پر میں بھی جماعت کے نام کوئی پیغام دوں۔ اس کے جواب میں میں اپنی پیاری جماعت سے صرف اس قدر کہنا چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو خلافت کے ذریعہ ایک ہاتھ پر جمع کر رکھا ہے۔ اور اسے حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کی تکمیل اور مضبوطی کا واسطہ بنایا ہے۔پس اس کی قدر کرو۔ کیونکہ یہی چیز ہے جس کے ذریعہ آپ لوگ نبوت کے انعاموں کو اپنے لئے لمبا دائمی بنا سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے موجودہ خلیفہ اور میرے پیارے بچے محمود اور اس کے بھائیوں اور بہنوں اور اس کی اولاد کے لئے خاص طور پر دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کی زندگیوں کو لمبا کرے اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدمت دین کی توفیق دے کہ اسی میں میری ساری خوشی ہے۔

فقط والسلام

ام محمود

قادیان

14-03-1943

(ماہنامہ الفرقان مئی1967ء)

نمازوں، دعاؤں اور اعمالِ صالحہ سے انجام بخیر کی کوشش

حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتےہیں۔

”آج کل ہم جس حالت سے گزر رہے ہیں اس میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے۔ اب یہ رمضان تو ختم ہو رہا ہے اور اسی طرح کچھ حد تک لاک ڈاؤن پر بھی حکومت پابندیاں نرم کرنے کا ارادہ کر رہی ہے۔ ایک بات تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پابندیوں پر نرمی کے ساتھ جو حکومت نے شرائط لگائی ہیں اس پر ہر احمدی کو کاربند ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کاروباروں کی اجازت اور باہر نکلنے کی نرمی اور پھر رمضان کے مہینے کا گزر جانا کسی احمدی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور جو نیکیاں انہوں نے اپنائی تھیں اُنہیں ختم کرنے والا یا ان میں کمی کرنے والا نہ بنائے بلکہ نیکیوں کو اور باجماعت نمازوں کو جب تک مسجد میں جانے پر پابندی ہے گھروں میں جاری رکھنا اور جب مسجد جانے کی اجازت مل جائے گی تو مسجد کو آباد رکھنا اپنے پر پہلے سے بڑھ کر فرض کریں۔ عورتیں گھروں میں نمازوں کا خاص اہتمام کریں تاکہ بچے بھی اپنے سامنے نمونے دیکھنے والے ہوں ۔ گھروں میں درس و تدریس کا چند منٹ کے لئے سلسلہ جاری رہے تاکہ دینی علم بھی بڑھے ۔اسی طرح ایم۔ٹی۔اے کے پروگراموں کو دیکھنے کی طرف بھی توجہ رکھیں۔ پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں اس بارے میں۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 2020ء)

سید شمشاد احمد ناصر۔امریکہ

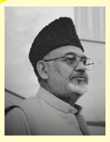

امریکہ کی مختلف جماعتوں میں 9 مئی 2020ء کو تربیتی و تبلیغی اور فلاحی افطار

دنیا بھر میں کرونا وائرس کی وجہ سے ہر چیز متاثر ہوئی ہے۔ 2020ء کا سال جماعت امریکہ کے لئے اس لحاظ سے اہم ہے کہ حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادقؓ ،حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابیؓ اس ملک میں 1920ء میں تشریف لائے اور اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔اس صد سالہ جشن تشکر کے لیے مختلف پروگرام بنائے گئے تھے۔ ان میں سے ایک یہ پروگرام بھی تھا کہ 9 مئی کو جو رمضان المبارک کے بابرکت ایام ہیں تمام جماعتوں میں افطار کرایا جائے۔خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بہت کامیاب رہے۔ تقریباً سب جماعتوں نے اس کا اہتمام کیا اور اپنے اپنے علاقہ کے سینٹرز ،کانگریس مین، میئر اور مذہبی لیڈروں کے ساتھ رابطہ کیا گیا اور ہر جگہ ہر شخص نے بخوشی شامل ہونا قبول کیا ۔جماعت کی طرف سے زوم(Zoom) کے ذریعہ افطار اور انٹرفیتھ میٹنگز ہوئیں ۔اس سے قبل تو ہر سال تمام مذہبی لیڈران اور حکومتی سطح پر افسران کو دعوت دی جاتی تھی اور وہ ہماری مساجد میں آتے تھے اور شریک ہوتے تھے ۔اس پروگرام کو اس طرح مرتب کیا جاتا تھاکہ اس دن رمضان المبارک کے حوالہ سے درس اور تقاریر کا اہتمام بھی کیا جاتا تھااورمختلف مذہبی لیڈر اس میں شامل ہوتے اور دعا میں حصہ لیتے تھے مگر اس مرتبہ اس طرح نہیں ہو سکا۔ حکومتی سطح پر افسران اور تمام مذہبی لیڈروں کے ساتھ رابطہ کیا گیااورانہوں نے یا تو اپنے گھروں سے یا اپنے دفاتر سے شمولیت اختیار کی اور ہمارے درسوں اور تقاریر کو سنا اور دعا میں حصہ لیا۔جماعت کی اس خدمت کو سراہا اور خراج تحسین بھی پیش کیا۔

1 سینٹرل جرسی

تلاوت قرآن کے بعد مکرم محمود حنیف نے تمام حاضرین ،سامعین و ناظرین کو خوش آمدید کہا۔سینٹرل جرسی کے میئر Mr.Dwen Henry نے خطاب کیا اور جماعت کی خدمات کا اعتراف کیا۔ان کے بعد مکرم خالد سعید مبلغ سلسلہ نے رمضان کی اہمیت اور برکات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ان کے بعد پاسٹر Rev.Seth Kaper نے جو کہ جماعت کے دوست ہیں، خطاب کیا۔ مکرم مظہر احمد نے بھی تقریر کی اور مکرم عبد الناصر صدر جماعت نے دعا کروائی۔

2 لاس اینجلس

یہاں لاس اینجلس میں بھی9 مئی کو شام پانچ بجے یہ پروگرام کیا گیا ۔جماعت کے 300 افراد نے شرکت کی جبکہ 40 مہمانوں نے باہر سے شرکت کی۔ پروگرام تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ سے شروع ہوا۔ پولیس چیف نے عہدہرایا(حکومتی)اور پھر مسجد بیت الحمید میں بہت سارے پروگراموں میں شرکت کرنے پر خوشی کا اظہار کیا۔ ان کے بعد جماعت کے صدر مکرم ناصر نور نے پروگرام کے بارے میں تعارف کروایا۔ مکرم جمیل محمد سیکرٹری امور خارجہ نے بتایا کہ ہم زوم کے ذریعہ کیوں اپنا پروگرام کر رہے ہیں اور حالات کے بارے میں بیان کیا ۔اس کے بعدجماعت کی طرف سے تیار کردہ 5 منٹ کی ویڈیو بھی سب کو دکھائی گئی جس میں حضرت مفتی محمد صادقؓ کے 1920ءمیں آنے سے لے کر اب تک امریکہ میں ترقیات کی ایک جھلک دکھائی گئی تھی۔ اس کے بعد سینیٹر Ling Ling Chang آف کیلیفورنیا نے اپنا خطاب کیا ۔محترمہ نے جماعت کو 100 سال پورے ہونے پر مبارک باد دی نیز یہ بھی بتایا کہ مسلمانوں کے نزدیک رمضان کی کتنی اہمیت ہے۔ ان کے بعد درج ذیل مقررین نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اسمبلی ممبر Eloise gomes,Justice Ruther RD Ford,Rev. Dr.Sandy ,RevJan Chase,Rev.Ray Kibbler ,111 اور مکرم ارشاد ملی مبلغ سلسلہ احمدیہ ۔ آخر میں مکرم ناصر نور صدر جماعت نے احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا ۔

3 سیلیکان ویلی

سیلیکان ویلی میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب پروگرام رہا۔ اس پروگرام کے ماڈریٹر چوہدری محمد احمدصاحب تھے۔تلاوت کے بعد مکرم فیصل سمیل نے خوش آمدید کہا پھر پانچ منٹ کی ویڈیو کلپ دکھائی گئی۔ کانگریس مین Ro Kharra میئرآف سین ہوزے Mr.samliccardo اسی طرح میئرMr.Rich Tran نے خطاب کیا اور مکرم طیب اعجاز نے جماعت کی ترقیات پر روشنی ڈالی۔ ایک ربائی سسٹر روز میری نے بھی خطاب کیا۔مکرم خالد خان مربی سلسلہ نے بھی تقریر کی اور آخر میں نائب امیر مکرم ملک وسیم احمد نے اختتامی کلمات کہے اور دعاپر یہ تقریب اختتام کو پہنچی ۔

4 شکاگو جماعت

شکاگو جماعت جہاں حضرت مفتی محمد صادقؓ نے آکر مشن کھولا تھا۔ میں اس دن 9 مئی کو پروگرام ہوا ۔تلاوت کے بعد مقرر مکرم ڈاکٹر افتخار احمد نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور پروگرام کے بارے میں بتایا ۔اس کے بعد 5 منٹ کی ویڈیو کلپ بھی دکھائی گئی۔ کانگریس مین SEAN CASTEN نے تقریر کی۔علاقہ چیف پولیس Rev.George Smih اور پھر Sheriff James اور Rev. Seth Caryنے تقاریر کیں۔ مکرم ظفراللہ ہنجرا مربی سلسلہ نے حاضرین کو موقع کی مناسبت سے خطاب کیا اور مکرم یاسر ملک صدر جماعت نے آخر میں اپنے ریمارکس دیئے اور یوں تقریب کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

5 میری لینڈ مسجد بیت الرحمٰن

میری لینڈ مسجد بیت الرحمٰن نیشنل ہیڈ کوارٹر میں بھی ٹھیک 9مئی کو یہ پروگرام ہوا ۔ اس پروگرام میں 150 فونز کے ذریعہ لوگوں نے شرکت کی اور اس میں 30 مہمان کرام شریک ہوئے۔ خداتعالیٰ کے فضل سے پروگرام میں یہودی مذہب، عیسائیت سکھ مت اور جماعت احمدیہ کے نمائندہ نے تقاریر کیں۔ بالٹیمورسن اخبار نے بھی اس کی کوریج دی۔

6 سکرامنٹو جماعت

سکرامنٹو صدر جماعت سید بلال حسن رپورٹ دیتے ہیں کہ سکرامنٹو جماعت میں امور خارجہ سیکرٹری مکرم محسن بیگ نے اس پروگرام کو کیا ۔پاور پوائنٹ کے ذریعہ ماہ رمضان کی اہمیت بیان کی گئی۔مربی سلسلہ مکرم خالد خان نے دعا کے بارے میں بیان کیا۔آخر میں صدر جماعت نے دعا کرائی۔ 48 احباب نے شرکت کی۔

7 بے پوائنٹ Bay Point

Bay Point بے پوائنٹ میں بھی پروگرام کو منعقد کیا گیا ۔اس موقع پر باہر سے مقررین درج ذیل شامل ہوئے۔1۔Ryan Thomas Brown کانگریس مین کے آفس سے تھے۔2۔Tim Grayson اسمبلی مین 3۔Supervisor Glover federal بورڈ آف سپروائزر۔4۔ Debra M ason چیئر آف دی بورڈ۔ 5will McGarvay انٹر فیتھ کونسل کے ۔6۔کنورنگ سکھ ٹیمپل۔ اس پروگرام کو مکرم انتصار ملی نے ماڈریٹ کیا ۔

8 لانگ آئی لینڈ

لانگ آئی لینڈ کی جماعت کا پروگرام بھی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا ۔اس کے بعد مکرم عدنان پاشا صدر جماعت نے اس پروگرام کی اہمیت بیان کی ۔ دو کانگریس مین نے بھی اس موقع پر خطاب کیا ۔ ایک Pete Kingاور دوسرےTom Suozziاسی طرح نیویارک اسٹیٹ کےاسمبلی مین Edra نے بھی تقریر کی۔ لوکل لیول پر کیونٹی کے پولیس کمشنر-mr.Pat ric Rydce اور ایشین افیرز کے ایگزیکٹیو ڈائریکٹر فرح موزاوالا Farah Mozawallaاور مذہبی لیڈر ست نام سنگھ نے تقاریر کیں۔ ویڈیو بھی پانچ منٹ کی دکھائی گئی ۔مربی سلسلہ احتشام الحق کوثر نے تقریر کی اور دعا پر کارروائی کا اختتام ہوا ۔

9 ڈیٹرائٹ جماعت

ڈیٹرائٹ جماعت نے بھی 9 مئی کی شام کو شام 7 بجے سے8 بجے تک یہ پروگرام زومZoom کے ذریعہ کیا۔ 180 سے زائد فیملیز اور انفرادی لوگوں نے شرکت کی۔ ڈیٹرائٹ کے ساتھ کولمبس کی جماعت بھی شامل ہوئی تھی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مقبول احمد صدر جماعت نے سب کو خوش آمدید کہا اور پروگرام کا مقصد بیان کیا۔ اس کے بعد مکرم ناصر بخاری نیشنل اسسٹنٹ سیکرٹری امور خارجہ نے ماڈریٹر کے فرائض سر انجام دیئے۔ اس موقع پر کانگریس لیڈی Elissa Slotkin نے خطاب کیا۔ ان کے بعد Mr Barb anness جو کہ 45 ڈسٹرکٹ کی نمائندہ ہیں اور انتخاب میں حصہ لے رہی ہیں نے بھی تقریر کی اور جماعت کی خدمات کو سراہا۔ ان کی تقریر کے بعد Rev Eric Willams اور پھرRev.Dr.Melissa نے ہمارے پروگرام میں شرکت پر مسرت کے اظہار کے ساتھ دلی شکریہ پیش کیا۔ اس موقع پر آنریبل سفیر سیرالیون ہز ایکسیلنسی صدیق ابوبکر کو بھی خاکسار نے دعوت دی تھی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں جماعت کا شکریہ ادا کیا اور سیرالیون میں جماعتی خدمات کو سراہا۔ نیز اس نازک حالات میں بھی ملک سیرا لیون کی مدد کرنے کی اپیل کی ۔ شکاگو سے وہاں کے سیرالیون کیمونٹی کے امام مسٹر کالوں اور میری لینڈ سے سیرا لیون کیمونٹی کے ممبر لامین کونڈے نے بھی مختصر ریمارکس دیئے اور جماعت کے پروگرام کو سراہا۔ آخر میں خاکسار نے تقریر کی حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور ”دعا کی طاقت“ پر تقریر کی۔دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا ۔

10 سینٹرل نارتھ ورجینیا

سینٹرل نارتھ ورجینیا کے صدر جماعت مکرم فوزان پالی نے رپورٹ دی کہ امسال ہم مسجد میں لوگوں کو بلا کر یہ پروگرام نہ کرسکے کیونکہ حکومتی سطح پر اس کی کرونا وائرس کی وبا کی وجہ سے اجازت نہ تھی۔ 130 سے زائد فیملیز اور انفرادی طور پر لوگوں نے اس میں شرکت کی ۔ مندرجہ ذیل مہمانوں نے تقاریر کیں ۔کانگریس وومین جینیفر، بشپ جم زو نوئی فیرنکس کونٹی کے چیئرمین جیفری کے،کونٹی کے بورڈ آف سپروائزر، علاقہ کے چیف آف پولیس کیپٹن ٹام اور پاسٹر ہینری برنٹن نے تقاریر کیں۔ اور آخر میں علاقہ کے مربی مکرم فرحان ربّانی نے دعا کے بارے میں بتایا ۔

11 میامی

میامی میں پروگرام کے مطابق مکرم خالد منہاس نے حاضرین کو خوش آمدید کہا۔نیز اس موقع پر تعارف بھی کروایا۔ پھر 5منٹ کی ویڈیو کلپ سب کو دکھائی گئی۔ میئرجو کاپر، پولیس چیف،پادری میکائل کالدرن،سکھ سوسائٹی کے گردوارہ سے میجر دل جیت ہنو، ربائی میری سلور نے تقاریر کیں۔ مکرم منور چوہدری نے موقع کی مناسبت سے حاضرین کو بتایا۔آخر میں علاقہ کے مربی مکرم سید محمد عبداللہ نے شکریہ ادا کیا اور دعا کرائی۔ 48 فیملیزاور انفرادی لوگوں نے زومZoom کے ذریعہ دیکھا اور سنا۔

12 ہوسٹن

ہوسٹن میں تلاوت اور ترجمہ کے بعد صدر جماعت مکرم ڈاکٹر ناصر تنولی نے تعارف اور خوش آمدید کہا۔اس کے بعد وہاں پر ویڈیو کلپ دکھائی گئی۔اس موقع پر پہلی تقریر سینٹر کے نمائندہ سام ہارلیز نے کی۔ پھر ہیرس کونٹی کے نمائندگان نے تقاریر کیں۔ ان تقاریر کے بعد مذہبی لیڈروں میں سے پاسٹربل، ربائی ڈان مارڈن اور ہمارے سینٹرل مربی مکرم رضوان خان نے ’’دعا کی طاقت‘‘ کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اختتامی تقریر مکرم ناصر ملک اور دعا مکرم مربی صاحب نے کروائی ٹوٹل حاضری اس موقع پر تعداد 79 بذریعہ زوم رہی اور 5 مہمان شریک ہوئے۔

13 زائن

زائن جماعت میں بھی یہ پروگرام منعقد ہوا۔ اس پروگرام کی رپورٹ مکرم جنید لطیف سیکرٹری امور خارجہ نے دی کہ 40 لوگوں نے بذریعہ زوم اس میں شرکت کی ۔مکرم جنید لطیف نے تعارف کرایا۔کانگرس مین براڈ شینڈر، سٹیٹ کے نمائندہ جوسی مین، پولیس کے نمائندہ، ربائی لیبا بےلوز، فادر کوری براست اور جماعت کے نمائندہ مکرم ناصر شمس نے موقع کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ اختتامی پروگرام اور دعا مکرم ابوبکرصدر زائن جماعت نے کیا۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

ایڈیٹر کی ڈاک

تاثرات۔آراء۔تجاویز

مکرمہ زاہدہ یاسمین طارق۔واقف زندگی لکھتی ہیں۔

پیاری الفضل ہمارے ازدیاد ایمان اور دنیا بھر کے احمدیوں کے ساتھ ازدیاد تعلق کا ذریعہ بنی رہے،اور پیارے آقا کا دل ہماری طرف سے ٹھنڈا رہے اور ہمیں آپ کا ہر ارشاد ہر لحہ کامل وفا اور اطاعت کے ساتھ حرز جاں بنانے کی توفیق حاصل ہو۔

مکرم ڈاکٹر محمداحمد اشرف لکھتے ہیں۔

خاکسار علی الصبح اخبار کا مطالعہ کر چکا ہے۔ لنک بھجوانے کا بھی بہت شکریہ۔ ماشاءاللہ۔ روزنامہ الفضل ہمارے پیارے امام کی رہنمائی اور بابرکت قیادت میں ترقیات کا سفر نہایت سرعت سے طے کر رہا ہے اور دلچسپ سے دلچسپ تر ہوتا جا رہا ہے۔ ہم سب دعا گو ہیں کہ نہ صرف سب احمدی بلکہ غیر از جماعت افراد بھی کثیر تعداد میں اس سے اپنی علمی و روحانی پیاس بجھانے کی توفیق پانے والے بن جائیں۔

ارشد محمود

سالانہ امن کانفرنس

ڈنڈی۔اسکاٹ لینڈ

مورخہ 18 جنوری 2020ء بروز ہفتہ جماعت احمدیہ ڈنڈی نے اپنی سالانہ امن کانفرنس (New Year Dinner) کا انعقاد کیا۔ ہر سال کی طرح مقامی اسکاٹش مسلم و غیر مسلم احباب کو بھی نئے سال کی خوشی میں مدعو کیا گیا۔ اس کانفرنس کا اہتمام مسجد بیت المحمود ڈنڈی کے ہال میں شام چار بجےکیا گیا تھا اور اس کانفرنس کا موضوع تھا ’’عالمی امن کے قیام میں اسلام احمدیت کا کردار‘‘۔ مسجد کی لائبریری میں قرآنِ کریم اور جماعت کی دوسری کتب کی ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا ۔

پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم اور انگریزی ترجمہ سے ہوا۔ جماعت کے تعارف پر مشتمل ایک مختصر ویڈیو دکھائی گئی ۔

اس کانفرنس کے مہمانِ خصوصی مولانا طاہر سلمی صاحب مبلغ انچارج نارتھ ایسٹ ریجن نے اپنا اختتامی خطاب کیا جس میں آپ نے تفصیل سے ذکر کیا کہ جنگوں نے عالمی امن کو تباہ وبرباد کیاہے۔ ان جنگوں نے انسانی نفسیات پر تباہ کن اثرات چھوڑے ہیں نیز ان لڑائیوں کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ اسلام امن کا پیغام دیتا ہے جسے ہمارے امام جماعت نے اپنے خطابات میں واضح کیاہے۔ اسلام کا مطلب ہی فرمانبرداری اور امن ہے اور اس کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف جھکیں۔ اسلام کی پُرامن تعلیم پر عمل کرکے ہی ہم ایک مثالی معاشرے کا قیام کرنے میں اپنا اہم کردارادا کرسکتے ہیں۔ اس تقریر کو سب مہمانوں نے نہایت غور سے سُنا اور اسلام احمدیت کی پُرامن تعلیم سے بہت متاثر ہوئے اوراسی موضوع پر مختلف سوالات بھی کئے جن کے جواب پینل میں موجود علمائے کرام، سیاست دانوں اور اسکاٹش پولیس کے چیف نے دیے۔

آخر میں مقامی کونسلر مسٹر مارک فلین نے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا ہے انہوں نے اسلام کے بارے میں آج کافی کچھ نیا سیکھا ہے۔

اس پروگرام کا اختتام دُعا سے ہوا۔اس کانفرنس میں 8 غیر مسلم مہمانوں نے شرکت کی جنہیں شام کا کھانا پیش کیا گیا۔

محمداشرف کاہلوں

واقعات از سیرت حضرت مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعودؑ کی پاکیزہ سیرت و کردار کے چند گوشے باعث تحریر ہیں۔راست گوئی کی آپؑ عملی تصویر ہی نہ تھے بلکہ روشنی کا بلند مینار بھی تھے۔تحریر ہویا تقریر معاملات دینی ہوں یا دینی،اندیشہ آبرو مال و جان ہو آپؑ نے صاف گوئی کو ہاتھ سے کبھی بھی جانے نہ دیا۔

حضرت شیخ جھنڈا بیان کرتے ہیں کہ ایک مقدمہ کے سلسلہ سے متعلق آپؑ کےوالدصاحب نے کہا کہ کل مقدمہ کی پیشی ہے۔آپؑ نے یہ بیان دینا ہے۔عرض کی آپ مجھے لکھ کردیں میں اسے عدالت میں پیش کردوں گا۔والد صاحب نے کہا۔چنداں لکھنے کی ضروت نہیں ہے۔زبانی باتیں بیان کردینا۔عرض کی کہ اپنی زبان سے بیان نہیں کرسکتا۔مجھے بیان کی صحت کے متعلق یقین نہیں۔آپ بیان لکھ دیں میں عدالت میں پیش کردوں گا۔ (اصحاب احمد جلد10صفحہ185)

آپؑ کا اندازِ شفقت بھی ایک شان رکھتا ہے۔حضرت ابراہیم بقاپوریؓ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے چوتھے روز بیعت کا ارادہ کیا۔حضرت اقدسؑ کی طبیعت خراب تھی۔حضورؑ کی عیادت کے لئے احباب مولوی نورالدین صاحب، مولوی عبدالکریم صاحب،خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب بیت الفکر میں بیٹھے تھے۔۔۔حضرت اقدسؑ کو میرے آنے کی اطلاع دی گئی۔حضورؑ نے مجھے اندر بلا لیا۔وہاں کوئی کرسی یا موڑھا وغیرہ نہ تھا۔میں بیٹھنے کے لئے نیچے جھکا ہی تھا کہ حضورؑ نے فرمایا’’نہیں، نہیں۔آپ میرے پاس چارپائی پر بیٹھ جائیں۔‘‘میں جھجکتے ہوئے پاؤں نیچے لٹکا کر چارپائی پر بیٹھا تو آپؑ نے کمال مہربانی سے فرمایا: ’’مولوی صاحب!میری طرح چارپائی پر پاؤں رکھ کر بیٹھ جائیں۔‘‘

(اصحاب احمد جلد10صفحہ223)

آپؑ میں امام الصلوۃ کی اقتدا کامل درجہ کی تھی۔حضرت ابراہیم بقا پوریؓ اس سلسلہ میں اپنا چشم دید واقعہ یوں ذکر کرتے ہیں کہ نماز عصر میں حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ امام تھے۔مولوی صاحبؓ نے دوسری رکعت میں اٹھنے میں ذرا دیر لگائی۔ہم سب مقتدی کھڑے ہوگئے لیکن حضرت اقدسؑ اسی طرح بیٹھے رہے اور جس طرح مولوی صاحبؓ آہستہ آہستہ کھڑے ہوئے اسی طرح حضرت صاحبؑ بھی کھڑے ہوئے۔ (اصحاب احمد جلد10صفحہ255)

فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا یہ عالم تھا جو کہ آپؑ کے اس شعر سے مترشح ہے۔

احمد اندر جان احمد شد پدید
اسم من گردید آں اسم وحید

احمد کی جان کے اندر احمد ظاہر ہوگیا اس لئے میرا وہی نام ہوگیا جو اس لاثانی انسان کا نام ہے۔

کرنل دلدار احمد۔ کینیڈا

الٰہی جماعتوں میں اطاعت کی اہمیت

دنیا میں ہر کام کے کچھ راستے مقرر ہیں۔ اور ان راستوں کے بغیر کسی جماعت کا ترقی کرنا مشکل ہوتا ہے۔ قومی ترقی کے راستوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جو قومی کارکن یا جماعتی خادم ہوں ان کے اندر اطاعت اور فرمانبرداری کا جذبہ پایا جائے۔جب تک اطاعت و فرمانبرداری کا مادہ پوری طرح نہ پایا جائے جماعتی کام کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔ پس جماعتی پرقی کے لئے ضروری ہے کہ اطاعت اور فرمانبرداری کا جذبہ کارکنوں میں پیدا ہو۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا مَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ یعنی جو شخص میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کرتا ہےوہ گویا میری اطاعت کرتا ہے اور جو میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کرتا ہے وہ میری نافرمانی کرتا ہے۔ اس حکم کا اطلاق ہر زمانہ کے مسلمان پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کی نافرمانی اور خلیفہ کے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی اور اسی طرح نظامِ جماعت کے کسی حصہ کی بھی نافرمانی سارے نظام کی نافرمانی ہے۔

الٰہی جماعتوں میں اطاعت و فرمانبرداری کے معیار کو دیکھنے کے لئے زمانہ نبویؐ سے اطاعت کے متعلق ایک نہایت ہی حسین واقعہ قارئین کے خدمت میں پیش ہے۔

ایک دن مسجد نبوی میں آنحضرت ﷺ صحابہ کو خطاب فرما رہے تھے۔ دوران تقریر کسی موقع پر آپ نے فرمایا‘‘بیٹھ جاؤ’’ اس وقت ایک صحابی جو گلی میں چلتا ہوا مسجد کی طرف آرہا تھا جونہی اس کے کان میں آنحضرت ﷺ کی آوازسنائی دی کہ ‘‘بیٹھ جاؤ’’ وہ وہیں بیٹھ گیا اور بیٹھے ہونے کی حالت میں ہی گھسٹتے ہوئے مسجد کی طرف بڑھنے لگا۔ ایک اور شخص جو یہ منظر دیکھ رہا تھا نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کا بیٹھ جانے کا حکم تو مسجد میں موجود لوگوں کے لئے تھا۔ اس پر اس صحابی نے کہا کہ مجھے اس سے غرض نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے مخاطب کون تھے۔ میں تو یہ جانتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کی آواز میرے کانوں تک پہنچی کہ بیٹھ جاؤ تو میں نے خیال کیا کہ اگر میں حضورؐ کے اس حکم پر فوراً عمل نہیں کرتا اور اس اثنا میں میری موت واقع ہو جاتی ہے تو میں اس حالت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گا کہ میں آنحضرت ﷺ کے حکم کو نہیں مانا تھا۔

حضرت مصلح موعودرضی اللہ عنہٗ اطاعت کے مضمون میں فرماتے ہیں۔

بعض لوگوں میں یہ نقص ہوتا ہے کہ وہ اطاعت سے گریز کرتے ہیں۔ اور جب بھی انہیں کوئی حکم ایسا دیا جائے جو ان کی پسند کے خلاف ہو تو وہ مقابلہ کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں۔اس قسم کے لوگوں سے قوم کو قطعی طور پر پاک کرنا تو ممکن ہے مگر اس کو برداشت کر لینا بھی نا ممکن ہے۔ ایک شخص کی عادت ایسی ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی فطرت کے لحاظ سے ایسا کرنے پر مجبور ہے کہ افسر کے احکام کو نہ مانے اور جب کوئی حکم دے تو اس پر حملہ کرنے اور کاٹنے کو کشش کرتا ہے مگر جہاں وہ اپنی فطرت کے لحاظ سے مجبور ہے وہاں سلسلہ بھی مجبور ہے کہ اگر ایسا انسان اپنی اصلاح نہ کرے تو اسے جماعت کاموں سے علیحدہ کر دیا جائے۔

حضورفرماتے ہیں کہ

عدم اطاعت کی کئی وجوہ ہوتی ہے۔ ایسا شخص کبھی تو ایسے خاندان سے تعلق رکھنے والا ہوتا ہے کہ جس کی لوگ عزت کرتے ہیں اور اس وجہ سے اس کا دماغ خراب ہو چکا ہوتا۔اور وہ سمجھتا ہے کسی کو مجھے حکم دینے کا حق نہیں۔ کبھی اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ کسی بیماری کے نتیجہ میں اس کی طبیعت میں چڑچڑا پن پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔ کبھی اس کے اندر غرور اور تکبّر کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں اتنا بڑا عالم اور عقلمند انسان ہوں کہ کسی کو مجھے کوئی حکم دینے کا حق ہی نہیں پھر بعض لوگ ایسی دماغی پریشانی میں مبتلاء ہوتے ہیں کہ جو کام بھی ان کے سُپرد کیا جائے وہ کہتے ہیں کہ جب تک اس کام کی باگ ڈور کلیتاً میرے ہاتھ میں نہ دے دی جائے اور تمام اختیارات میرے ہاتھ میں نہ ہوں کام چل ہی نہیں سکتا۔ ہندوستان و پاکستان کے لوگوں میں بالخصوص یہ خرابی پائی جاتی ہے کہ جو کام بھی ان کے سپرد ہو وہ چاہتے ہیں کہ تمام اختیارات ان کے ہاتھ میں ہوں۔

حضورؓ فرماتے ہیں کہ

عدم اطاعت کا مرض بعض کارکنوں میں پیدا ہونے لگا ہے۔ خصوصاً کچھ نوجوان ایسے ہیں جو حکم نہیں مانتے اور سرکشی کرتے ہیں۔ جس طرح جب کسی جانور کو چھیڑا جائے تو یہ دولتی مارتا ہے اسی طرح ان کی حالت ہے۔ جب انہیں کوئی حکم دیا جائے تو وہ دولتی مارنے اور کاٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا کلام غیر شریفانہ اور ناشائستہ ہوتا ہے۔ایسے لوگوں کے لئے نصیحت ہے کہ وہ اپنی اصلاح کریں اور اطاعت اور فرمانبرداری کی عادت ڈالیں۔ چونکہ ہمیں اطاعت میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے معیار کا حاصل کرنا چاہئے اور انہی کے واقعات کو مشعل راہ بنانا چاہئے اس لئے یہاں صحابہ کی اطاعت کے چمکتے ہوئے شاہکاروں میں سے ایک شاہکار پیش کیا جاتا ہے۔

جنگ بدر کے آغاز سے قبل جب یہ یقین ہو گیا کہ 313 بے سروسامان مسلمانوں کا مقابلہ ایک ہزار تجربہ کار اور ہتھیاروں سے لیس کفّار سے ہے تو آنحضرت ﷺ نے ضروری خیال فرمایا کہ صحابہ کو صحیح صورت حال کا علم ہونا چاہئے تا کوئی ایسا شخص جو اپنی پوری مرضی اور دلی جذبہ نہ رکھتا ہو وہ لڑائی میں حصہ نہ لے۔چنانچہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا۔ یکے بعد دیگرے مکہ کے مہاجرین میں سے صحابہ کھڑے ہوئے اور اپنے خلوص اور جذبہ اورلڑنے کے پختہ عزم کا آنحضرتؐ کویقین دلایا۔ جب بھی حضور ﷺ کے کسی مسلمان کا مشورہ سنتے تو حضور مزید مشورے کے لئے دریافت فرماتے۔ مدینہ کے مسلمان خاموش تھے۔ حملہ آور مکہ سے تھے جو کہ بہت مسلمانوں کے جو حضورؐ کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ آئے تھے رشتہ دار تھے۔ مدینہ کے مسلمانوں کو خوف تھا کہ کہیں ان کی لڑائی کی خواہش اور جوش سے مسلمان مہاجرین کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے کہ مدینہ کے انصار ہمارے مکہ کے رشتہ داروں سے لڑنے کے لئے بہت جوش دکھارہے ہیں۔ لیکن جب آنحضور ﷺ نے بار بار مشورہ کے لئے فرمایا تو مدینہ کے مسلمانوں میں سے ایک کھڑا ہوگیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ! آپ کو حسبِ خواہش مشورہ تو مل رہا ہے لیکن آپ پھر بھی مزید مشورہ طلب فرما رہے ہیں۔ غالباً آپ کا اشارہ مدینہ کے مسلمانوں کی طرف ہے ۔کیا یہ صحیح ہے؟ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ ہاں!

اس پر مدینہ کے اس مسلمان نے کہا آپ ہم سے مشورہ طلب فرماتے ہیں شائد اس لئے کہ آپ کا خیال ہے کہ جب آپ ہمارے پاس تشریف لائے تھے اس وقت ہمارے درمیان یہ معاہدہ ہوا تھا کہ اگر آپؐ اور آپ کے ساتھی مہاجرین پر مدینہ میں حملہ ہوا تو ہم آپ کے ساتھ ہو کر دشمن کا مقابلہ کریں گے۔ لیکن چونکہ اب ہم مدینہ سے باہر آگئے ہیں توآپ کا خیال ہے کہ ہمارا معاہدہ اس صورت حال پر حاوی نہیں ہے۔ لیکن یا رسول اللہ! جب ہم نے آپ سے وہ معاہدہ کیا تھا اس وقت ہم آپ کو اس طرح نہیں جانتے تھے جس طرح کہ اب جانتے ہیں۔ اب ہم پر آپ کے عظیم الشان روحانی مقام کی معرفت عیاں ہو گئی ہے۔ اب ہمیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ ہم نےپہلے کیا معاہدہ کیاتھا۔ اب ہم آپ کے ساتھ ہیں جو کچھ بھی آپ ہمیں حکم دیں۔ ہم موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ تم اور تمہارا خدا جاؤ اور دشمن سے لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ اگر ہمارے لئے لڑائی ضروری ہے تو ہم لڑیں گے اور ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور آپ کے پیچھے بھی لڑیں گے۔ یہ صحیح ہے کہ دشمن آپ تک پہنچنا چاہتا ہے لیکن ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ خدا کی قسم!وہ ایسا ہر گز نہیں کر سکے گاسوائے ہماری لاشوں کو روندکر آپ تک پہنچنے کے۔یا رسول اللہ! آپ ہمیں لڑنے کا حکم ہیں ہم اس سے زیادہ بھی کرنے کو تیار ہیں ۔ یہاں سے سمندر دور زیادہ نہیں اگر آپ ہمیں حکم دیں کے سمندر میں کود جاؤ تو ہم بلا توقف سمندر میں کود جائیں گے۔

اطاعت و قربانی کا یہ جذبہ تھا جو کہ ابتدائی مسلمانوں نے دکھایا جس کی مثال تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے پیرؤں کا ذکر ہو چکا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے پیرؤں نے نازک وقت میں ان کا ساتھ چھوڑ دیا۔ ایک نے صرف چند ٹکوں میں انہیں رومیوں کے ہاتھ بیچ دیا اور باقی ڈر سے چھوڑ گئے۔ مدینہ کے مسلمان ڈیڑھ سال کا عرصہ آنحضرت ﷺ کی رفاقت میں رہے تھے اور اس معمولی عرصہ میں انہوں نے فدائیت اور اطاعت کا وہ اعلیٰ مقام حاصل کر لیاتھا کہ اگر آنحضرت ﷺ ان کو سمندر میں کود جانے کا حکم دے دیتے تو وہ بلا تامل سمندر میں کود جاتے۔ یہ وہ نمونہ ہے جو کہ ہم جوامام آخر الزمان کی جماعت سے ہیں، نے حاصل کرنا اور اطاعت اور فدائیت کی ایسی ہی مثالیں دنیا کے سامنے پیش کرتی ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں۔

سلسلہ سب انسانوں پر مقدم ہے۔ سلسلہ کے مقابلہ میں کسی انسان کا کوئی لحاظ نہیں کیاجائے گا۔ اسلام اور احمدیت کے لئے اگر ہمیں اپنی اولادوں کو بھی قتل کرنا پڑے تو ہم اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیں گے لیکن سلسلہ کو قتل ہونے نہیں دیں گے۔ پس تم اپنے اندر سلسلہ کی صحیح اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ پیدا کرو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ کا فضل تم پر نازل ہو ۔ اگر تم چاہتے ہو کہ بے دینوں کی موت نہ مرو اور ایسے مقام پر کھڑا نہ ہوکہ موت سے پہلے اللہ تعالیٰ تم کو مرتدین میں داخل کردےتو اپنے اندر صحیح اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ پیدا کرو۔ احمدیت یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ احمدیت ایک ایسی دھار ہے کہ جو بھی اس کے سامنے آئے گا وہ مٹا دیا جائے گا۔ یہ تلوار کی دھار ہے اور جو بھی اس کے سامنے کھڑا ہو گا وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا ۔ خدا تعالیٰ جس سلسلہ کو قائم کرنا چاہے اس کی راہ میں جو بھی کھڑا ہو وہ مٹا دیا جاتا ہے اوریہ سلسلہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے اس کے مقابلہ میں کسی انسان کی پرواہ نہیں کی جائے گی۔

اس کے بعد حضورؓ فرماتے ہیں۔

پس میں نے پھر ایک دفعہ کھول کر اس بات کو بیان کر دیا ہے تا کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ غفلت ہو گئی اور خیال نہ رہا ۔ خوب یاد رکھو کہ اطاعت۔ اطاعت ۔ اطاعت خلاصہ ہے دین کا۔

جو شخص افسر کی اطاعت نہیں کرتا وہ سمجھ لے کہ اس نمازیں اور اس کے روزے اور اس کا ایمان اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکے گا۔ وہ کفر کی سرحد پر کھڑا ہے اور ایک دھکے سے کافروں میں جا گرے گا۔ اور اس کی نمازیں اور اس کے روزے ۔ اور اس کی زکوٰۃ اور اس کے صدقات اس کے کسی کام نہ آسکیں گے۔ جو شخص نمازیں پڑھتا ہے۔ چندے دیتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ صدقات کرتا ہے اور دوسرے نیکیاں کرتا ہے لیکن اس میں یہ نقص پایا جاتا ہے کہ وہ اطاعت اور فرمانبرداری نہیں کرتا تو وہ ایسےمقام پر کھڑا ہے جہاں ابلیس تھا۔ ابلیس بھی اپنےآپ کوموَحد سمجھتا تھا مگر چونکہ اس کے اندر نا فرمانی کا مادہ تھا اس لئے ایک دن وہ کچھ اور تھا اور دوسرے دن کچھ اور ہو گیا۔ وہ انسان جو اطاعت اور فرمانبرداری نہیں کرتا اور سلسلہ کے کام میں تعاون نہیں کرتا وہ اس خطرہ

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

میں ہے کہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور بے دینوں اور کافروں کو موت مرے۔

آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کے اطاعت و فرمانبرداری کے زریں واقعات میں سے حضرت حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہؓ کی زندگی میں اطاعت کے دو واقعات بیان کئے جاتے ہیں تا معلوم ہو کہ حضور کے صحابہ میں آپ کے لئے کس قدر اطاعت و فدائیت کاجذبہ پایا جاتاتھا۔

حضرت مولوی نور الدینؓ نے اپنے وطن بھیرہ میں ایک بہت بڑا مکان تعمیر کرناشروع کیا۔ابھی وہ مکان زیر تعمیر ہی تھا کہ حضرت مولوی صاحب کسی ضرورت کے لئے لاہور تشریف لائے۔ وہاں خیال پیدا ہوا کہ قادیان نزدیک ہے حضرت اقدس سے بھی ملتے جائیں۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں۔

میرا جی چاہا کہ حضرت صاحب کو بھی دیکھوں اس واسطے میں قادیان آیا۔ چونکہ بھیرہ میں بڑے پیمانے پر عمارت کا کام شروع تھا اس لئے میں نے واپسی کا یکہ کرایہ کیا تھا۔ یہاں آکر حضرت صاحب سے ملا اور ارادہ کیا کہ آپ سے ابھی اجازت لے کر رخصت ہوں۔ آپ نے اثنائے گفتگو میں مجھ سے فرمایا کہ اب توآپ فارغ ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا جی ہاں! اب تو میں فارغ ہی ہوں ۔ یکہ والے سے میں نے کہہ دیا اب تم چلے جاؤ۔ آج اجازت لینا مناسب نہیں۔ کل پرسوں اجازت لیں گے۔ اگلے روز آپ نے فرمایاکہ آپ کو اکیلے رہنے میں تو تکلیف ہو گی۔ آپ اپنی بیوی کو بلوا لیں۔ میں نے حسب الارشاد بیوی کو بلانے کے لئے خط لکھ دیا اور یہ بھی لکھ دیا کہ ابھی میں شاید جلدی نہ آسکوں۔ اس لئے عمارت کاکام بند کردیں۔ جب میری بیوی آ گئی تو آپ نے فرمایاکہ آپ کو کتابوں کا بڑا شوق ہے لہٰذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ اپنا کتب خانہ منگوالیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد فرمایا کہ دوسری بیوی آپ کی مزاج شناس اور پرانی ہے۔ آپ اس کو ضرور بلا لیں۔ اورمولوی عبد الکریم صاحب سے فرمایاکہ مجھ کو مولوی نور الدین صاحب سے متعلق الہام ہوا ہے اور جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اپنے وطن کی ہر گز رخ نہ کرنا ورنہ تمہاری اہانت ہوگی اور تمہیں تکلیفیں اٹھانا پڑیں گی۔

پھر فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے بھی عجیب تصرفات ہوتے ہیں۔ میرے واہمہ اور خواب میں بھی پھر مجھے وطن کا خیال نہ آیا۔ دوسرا واقعہ بھی حضرت خلیفہ اول حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہؓ کی زندگی سے وابستہ ہے۔ ایک روز حضرت مولوی صاحبؓ قادیان میں اپنے مطب میں تشریف فرما تھے کہ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے دہلی سے تار ملی کہ فوراً آؤ۔ اس خیال سے کہ حکم کی تعمیل میں دیر نہ ہو اسی حالت میں فوراًچل پڑے۔ نہ گھر گئے نہ لباس تبدیل کیا نہ بستر لیا اورنہ کوئی اور تیاری کی بلکہ جوتے بھی چلتے ہوئے گھسٹتے ہوئے پہنے۔ اور یکہ کا بھی انتظار نہ کیا اور پیدل ہی بٹالہ کی طرف چل پڑے۔ اس طرح آپ اگلے ہی دن دہلی میں اپنے امام کے حضور پہنچ گئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر سچی اطاعت اور فرمانبرداری کا جذبہ پیدا فرمائےتاہم سچے احمدی اور سچے مسلمان بن جائیں اور ہم ایسے کام کریں کہ ہمارا خدا ہم سے راضی ہو جائے ۔ آمین

منزہ خالد

ہے دستِ دعا دراز میرا

(پیارے حضورایدہ اللہ تعالیٰ کو چوٹ لگنے کے بعد کے جذبات)

جلدی جلدی سارے کاموں سے فراغت حاصل کر کے جب جمعۃ المبارک والے دن شام 5 بجے خطبہ جمعہ کے لئے آن کیا تو سگنل غائب سخت بے چینی کے عالم میں کوثر باجی کو فون کیا کہ ذرا جلدی سے ضیاء بھائی سے پوچھ کر بتائیں کہ کیا ریموٹ سے MTA سگنل کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے ۔ اُسی وقت طاہرہ باجی کے کال نے لائن کاٹ دی جو پریشانی کے عالم میں پوچھ رہی تھیں کہ منزہ آج خطبہ جمعہ کیوں نہیں آ رہا ۔ شائد انہوں نے کچھ لمحوں کی تاخیر سے ایم ٹی اے آن کیا تھا ۔

اسی اثناء کوثر باجی نے فون کر کے پیارے حضور انور کے پیغام کے بارے میں بتایا ۔دل بے اختیار سراپا دعا بن گیا ۔

میرے حبیب دیکھ لو تیرے پہ جانثار
کس درجہ دل گرفتہ ہیں کتنے ہیں بے قرار
ہر دل ہے مثلِ ماہیٔ بے آب آج کل
سینے تپک رہے ہیں تو آنکھیں ہیں اشکبار
(ہے دستِ دعا دراز میرا ۔ص 270)

دل مرغِ بسمل کی مانند تڑپ کر پیارے آقا کے لئے بس دُعاء دُعاء اور دعا بن گیا ۔

اے میرے مولا! اے مالکِ کائنات! میرے پیارے آقا میرے پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جلد از جلد کامل صحت عطا فر ما آمین۔

پیارے حضور کی مسلسل رہنمائی اور دعائیں ہی تو ہیں جو کانٹوں بھری خار دار راہ گزر کو پُر سکون رحمت سے بھر پور صراطِ مستقیم میں بدل دیتی ہے ۔

الحمد للہ ۔ الحمد للہ ۔ شکر صد شکر ہے خدایا کہ ہم خلافت کی بابرکت چھتری کے سائے تلے ہیں ہمارا کوئی مولی ہے کوئی والی ہے ۔ ہم اللہ کے فضل سے وہ الٰہی جماعت ہیں جو ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں ۔ جو پیارے محبوب امام کی دُعاؤں تلے پرورش پا رہی ہے ۔ یہ تو صرف اور صرف خلافت کی برکتیں ہیں ۔ اس دور میں گلشن احمد کے اس حسین سرسبز باغ کے مالی پیارے حضور! پیارے آقا ! آپ ہیں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد از جلد کامل صحت والی فعال اور دراز عمر عطا فر مائے ! اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کا حامی و ناصر ہو اور ہر لحظے میں تائید الٰہی اور نصرت خداوندی کی بارشیں آپ پر برسیں ۔ قدم قدم پر فرشتوں کا لشکر پیارے حضور آپ کے ساتھ ہو ۔

شفا دے ، شفادے ، شفاؤں کے مالک
میرے سارے پیاروں کو کامل شفا دے

اللہ تعالیٰ بہت پیار کا سلوک فر ماتے ہوئے جلد از جلد جمعۃ المبارک کا دن آئے اور پیاس بجھے دید کے ترسوں کی۔اے پیارے اللہ! ہمارے محبوب آقا کو جلد از جلد کامل صحت عطا فرما کر ہمارے دلوں کو راحت نصیب کر۔آمین ثم آمین

سانحہ ارتحال

مکرم اظہر مصطفیٰ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ مبارکہ انور اہلیہ محمد انور خان مرحوم (ابن ڈاکٹر محمد یعقوب خان مرحوم، معالج حضرت مصلح موعودؓ)مؤرخہ 21مئی2020ء بروز جمعرات (27رمضان المبارک) کیلگری، کینیڈا میں بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں وفات کے وقت ان کی عمر 75 سال تھی۔اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ بہت نیک، ملنسار، مہمان نواز، اپنوں اور غیروں سے ہمدردی کا جذبہ رکھنے والی، حقوق العباد ادا کرنے والی خاتون تھیں۔ تقریباً دس سال تک اپنے حلقہ شادمان لاہور کی بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق بھی پائی۔

مرحومہ کی نماز جنازہ اگلے دن، (بروز جمعۃ المبارک) کیلگری میں مکرم زاہد احمد بلوچ صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی ۔ مرحومہ کی تدفین Rocky View Garden of Peace Cemetery کیلگری میں کی گئی ہے۔ تدفین کے بعد قبر تیار ہونے پر مربی صاحب نے دعا کروائی ۔ امیر صاحب کیلگری اور صدر صاحب اور صدر لجنہ صاحبہ جماعت Airdrie, صدر صاحب کیلگری مارٹن ڈیل اور کیلگری نارتھ ویسٹ نے بھی ازراہ شفقت نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت کی۔ جماعت کے دیگر عہدیداران اور احباب جماعت نے COVID-19 سے متعلقہ طے کردہ SOPs اور Protocols پر عمل کرتے ہوئے بھی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سب شامل ہونے والے احباب کو احسن جزاء عطا کرے۔ آمین۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری پیاری والدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

2جون2020ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:13	19:00
مدینہ منورہ	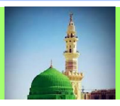	04:05	19:06
قادیان		03:45	19:29
ربوہ		03:25	19:12
اسلام آباد ٹلفورڈ		03:23	21:11